بسم اللہ الرحمن الرحیم مسلک اہلحدیث کا داعی اور جمعیۃ اہل حدیث ہند کا نقیب

پندرہ روزہ

ترجمان دہلی

مدیر:-
ابوالکلام احمد

معاون مدیر:-
عبیداللہ رحمانی ٹرمی

یورپین مفکر دہشکر چیمبر کی نظر یکایک اس کی بچی کے کان پر جا پڑی غیر ارادی طور پر وہ اس کی ساخت پر غور کرنے لگا، اس نے سوچا کہ اتنی نازک اور پیچیدہ چیز محض اتفاق سے وجود میں آجائے ممکن نہیں یقیناً یہ پہلے سے سوچے سمجھے منصوبہ اور نقشے کے تحت ہی ممکن ہے مگر اس نے اس خیال کو جلد ہی اپنے ذہن سے نکال دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ منصوبہ کو ایک بار مان لینے کے بعد منصوبہ ساز (خدا) کو لازماً ماننا پڑیگا۔ سچ فرمایا خداوند تعالیٰ نے (ہماری نشانیاں) خود تمہاری ذات میں ہیں کیا تم کو دکھائی نہیں دیتا ـــ (ذاریات)

(ابوالکلام احمد)

یکم اکتوبر ـــــــــ ۱۹۷۹ء

بدل اشتراک ـــــــــ ۱۲ روپے

افتتاحیہ

[illegible]

يا أيها الذين آمنوا من يرتد منكم عن دينه فسوف يأتي الله بقوم يحبهم ويحبونه أذلة على المؤمنين أعزة على الكافرين (المائدة)

ترجمہ: اے ایمان والو! جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم پیدا کر دے گا جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہوگی اور ان کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہوگی، مہربان ہوں گے وہ مسلمانوں پر، تیز ہوں گے کافروں پر۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ پر غور کیجئے [illegible] اللہ کی محبت [illegible] اسلام کا مقصد [illegible] زندگی [illegible] محبت [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] إن الله لا يحب المعتدين [illegible] ترجمہ: واقعی اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (۲) [illegible] وأحسنوا إن الله يحب المحسنين (البقرة) ترجمہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں [illegible] والله لا يحب الفساد (البقرة) ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں فرماتے۔ (۴) [illegible] ويحب المتطهرين (البقرة) ترجمہ: [illegible] اور خوب پاک صاف رہنے والوں کو [illegible] والله لا يحب كل كفار أثيم (البقرة) ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے کسی کفر کرنے والے کو، کسی گناہ کے کام کرنے والے کو [illegible] فإن الله لا يحب الكافرين (آل عمران) ترجمہ: [illegible] اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں رکھتے [illegible] والله لا يحب الظالمين (آل عمران) ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ محبت نہیں رکھتے ظلم کرنے والوں سے [illegible] فإن الله يحب المتقين (آل عمران) ترجمہ: [illegible] بے شک اللہ تعالیٰ محبت رکھتے ہیں پرہیزگاروں سے [illegible] الذين ينفقون في السراء والضراء والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس والله يحب المحسنين (آل عمران) ترجمہ: [illegible] اور اللہ تعالیٰ ایسے نیکوکاروں کو محبوب رکھتا ہے [illegible] والله يحب الصابرين (آل عمران) ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کو ایسے مستقل مزاجوں سے محبت ہے [illegible] إن الله يحب المتوكلين (آل عمران) ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ایسے اعتماد کرنے والوں سے محبت فرماتے ہیں۔ [illegible] إن الله لا يحب من كان مختالا فخورا (النساء) ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں سے محبت نہیں رکھتے جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہوں، شیخی کی باتیں کرتے ہوں [illegible] إن الله

لا يحب من كان خوانا أثيما (النساء) ترجمہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو نہیں چاہتے جو بڑا خیانت کرنے والا گناہ کرنے والا ہو۔ (۱۲) بری بات کا زبان پر لانا: لا يحب الله الجهر بالسوء من القول (النساء) ترجمہ: اللہ تعالیٰ بری بات زبان پر لانے کو پسند نہیں کرتے۔ (۱۳) عفو اور چشم پوشی کرنا: فاعف عنهم واصفح إن الله يحب المحسنين (المائدة) ترجمہ: سو آپ ان کو معاف کیجئے اور ان سے درگزر کیجئے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوش معاملہ لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ العدل کے ساتھ فیصلہ کرنا: إن الله يحب المقسطين (المائدة) ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ عدل کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔ (۱۵) زمین میں فساد کی کوشش: ويسعون في الأرض فسادا والله لا يحب المفسدين (المائدة) ترجمہ: اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتے۔ (۱۶) پرہیزگاری، ایمان اور احسان: ثم اتقوا وآمنوا ثم اتقوا وأحسنوا والله يحب المحسنين (المائدة) ترجمہ: [illegible] اور اللہ تعالیٰ ایسے نیکوکاروں سے محبت رکھتے ہیں۔ (۱۷) اسراف: إنه لا يحب المسرفين (الأنعام، الأعراف) ترجمہ: [illegible] (۱۸) خیانت کرنا: إن الله لا يحب الخائنين (الأنفال) ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے [illegible] فأتموا إليهم عهدهم [illegible] إن الله يحب المتقين (التوبة) ترجمہ: [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] پسند کرتے ہیں۔ (۲۰) استقامت: فما استقاموا لكم فاستقيموا لهم إن الله يحب المتقين (التوبة) ترجمہ: [illegible] بلاشبہ اللہ تعالیٰ [illegible] احتیاط رکھنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔ (۲۱) تکبر: إنه لا يحب المستكبرين (النحل) ترجمہ: یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔ (۲۲) اللہ کی راہ میں جہاد کرنا: إن الله يحب الذين يقاتلون في سبيله صفا (الصف) ترجمہ: اللہ تعالیٰ تو ان لوگوں کو خاص طور پر پسند کرتا ہے جو اس کے راستے میں اس طرح مل کر لڑتے ہیں۔

یہ وہ صفات ہیں جن کو اپنا کر انسان اللہ کا محبوب بن سکتا ہے [illegible] زندگی [illegible] اس سے محبت ہو جاتی ہے [illegible] والذين آمنوا أشد حبا لله [illegible] وأما الذين [illegible] تعالیٰ [illegible] محبت [illegible]

[illegible]

استفتاء اور جواب

شیخ الحدیث مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری حفظہ اللہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں:

(س ۱) حج کے لئے تین شخص تیار ہوئے ہیں، ایک صاحب اور ساتھ میں ان کی بیوی اور ساتھ میں ان کی بڑی سالی صاحبہ جو بیوہ ہیں، تو چھوٹی یا بڑی بہن کی نگرانی میں جا سکتی ہیں یا سالی صاحبہ یعنی بڑی بہن یا چھوٹی بہن تو بیوہ ہیں غیر محرم کے ساتھ حج کا سفر کر سکتی ہیں یا نہیں۔ حج کے لئے غیر محرم کا سفر کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(ج) سالی چھوٹی ہو یا بڑی، بیوہ ہو یا شوہر والی، اس کے لئے اپنے بہنوئی اور بہن کے ساتھ ان کی نگرانی میں حج کا سفر کرنا جائز نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو خواہ وہ جوان ہو یا بوڑھی، شوہر والی ہو یا بے شوہر کی، بغیر ذی محرم یا شوہر کے سفر کرنے سے منع فرمایا ہے، خواہ حج کا سفر ہو یا غیر حج کا۔ ارشاد ہے: لا تسافر امرأة [illegible] إلا ومعها ذو محرم منها أو زوجها (بخاری عن ابی سعید) اور ارشاد ہے: لا تحجن امرأة إلا ومعها ذو محرم (دارقطنی عن ابن عباس)

عورت پر حج اس وقت فرض ہوتا ہے جب وہ اپنے سفر خرچ کے ساتھ اپنے ذی محرم یا شوہر کے سفر خرچ کی بھی استطاعت اور قدرت رکھتی ہو۔ وہ نفل حج بھی بغیر ذی محرم یا شوہر کے نہیں کر سکتی۔ راستہ اور حج کے سفر کے امن ہونے کی صورت میں ایک عورت کو یا چند معتبر و ثقہ عورتوں کو جو اپنے شوہروں کی رفاقت و معیت میں سفر کر رہی ہوں کافی سمجھنا اور عورت کو ان کے ساتھ حج یا کسی اور سفر کی اجازت دینا خواہ ہوائی جہاز سے ہی کیوں نہ ہو ہمارے نزدیک حدیث کے خلاف ہے۔ اور ذی محرم سے مراد وہ شخص ہے جس سے ہمیشہ کے لئے نکاح کرنا حرام ہو اور بہنوئی سے نکاح کرنا اس وقت تک حرام ہے جب تک کہ بہن اس کے نکاح میں برقرار ہو۔ طلاق دے دیئے یا وفات کر جانے کے بعد اس بہنوئی سے نکاح کرنا جائز ہو جاتا ہے۔ پس سالی اور بہنوئی کے درمیان حرمت مؤبدہ نہیں ہوئی اور بہنوئی سالی کا ذی محرم نہیں ہوا۔ لہٰذا صورت مسئولہ میں مذکورہ سالی کا اپنی بہن اور بہنوئی کی معیت اور نگرانی میں حج کا سفر کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔

(س ۲) اگر وہ عورت جو بیوہ ہے جو کہ حج کرنے کا پختہ خیال رکھتی ہے تو کس کی نگرانی میں جا سکتی ہے۔ حج کے سفر میں بیوہ عورت یا غیر عورت اگر نیت ہے بہن کی نگرانی اور سفر کا ساتھ، جائز ہے یا نہیں معلوم کرائیں۔ اگر نیت ہے بہنوئی صاحب کی نگرانی یا سفر کا ساتھ ہے تو جائز نہیں؟

(ج) یہ بیوہ اپنی بہن اور بہنوئی کے ساتھ حج کو نہیں جا سکتی چاہے بہن کی نگرانی میں جانے اور اپنی کی نیت ہو یا بہنوئی کی نگرانی میں۔ بہن ذی محرم مرد نہیں ہے اور بہنوئی ذی محرم نہیں ہے۔

[illegible] اور اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرنے لگتا ہے اور ملائکہ مقربین کو اس سے محبت کرنے کا حکم دیتا ہے پھر تمام ملائکہ کو اس کی محبت کا سرشار بنا دیتا ہے اور اس کے بعد اس کی محبت و قبولیت کو زمین کی پہنائیوں میں [illegible] ثم يوضع له القبول في الأرض) الحدیث [illegible] محبت [illegible] تہدید و عذاب [illegible] ہرگز نہیں [illegible]

[illegible] حقیقت کو جان [illegible] مسلمانوں کا خدا [illegible] کا خدا ہے اور کیا اسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پندرہ روزہ ترجمان دہلی

جلد ۲۶ | یکم اکتوبر ۱۹۷۹ء | شمارہ ۱۹

جماعت اہلحدیث دینی خدمات کے آئینہ میں!

تحریک اہلحدیث نے اپنی دینی خدمات کی انجام دہی کے سلسلہ میں ماضی میں جو کچھ کیا ہے، اس کی تحریر کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔ بہرالحال موجودہ اس کی خدمات کے جلوے پورے ملک میں عام ہیں۔ کیرالا میں اخوان اہلحدیث نے کچھ ایسے اقدامات کئے اور کارنامے انجام دیئے ہیں جس کی مثال ملک کی کوئی بھی مسلم تنظیم پیش کرنے سے قاصر ہے۔ یہاں معذور، اپاہج اندھے، گونگے، بہرے اور دیگر مجبور افراد کی تعلیم کا بندوبست کیا ہے جس سے فراغت کے بعد وہ سوسائٹی ومعاشرہ پر بوجھ نہیں ہوں گے بلکہ وہ خود کفیل ہوں گے۔ ساتھ ہی اپنے خاندان کی کفالت بھی کر سکیں گے۔ اس مقصد سے وہاں کی جماعت اہلحدیث نے ایک ادارہ قائم کیا ہے جس کا نام انسٹی ٹیوٹ آف ہینڈیکیپڈ ٹکنالوجی ہے آج سے کوئی ایک سال قبل یعنی ۱۹۷۸ء میں اس کا قیام زیر عمل آیا۔ وسائل ودلائل ایسے نہ تھے کہ زمین خرید کر ادارہ کو مستقل ذاتی عمارت مہیا کی جائے۔ سردست اینیں، ایم روڈ کالی کٹ میں واقع کرایہ کی ایک بلڈنگ میں کام کا آغاز ہو گیا ہے۔ ۳۰ معذور افراد زیر تعلیم ہیں۔ ادارہ کی کارکردگی دو مرحلوں میں منقسم ہے پہلے مرحلے میں ان معذور افراد کو داخلہ ملتا ہے جو جماعت ہی کے قائم کردہ مدرسہ روضۃ یا اس کے علاوہ کسی ادارہ میں پڑھنا لکھنا سیکھ چکے ہوتے ہیں۔ ان اندھوں، گونگوں، بہروں اور معذور اپاہج امیدواروں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت بھی دی جاتی ہے۔ ان کی رہائش، کھانا وغیرہ کی کفالت ادارہ کرتا ہے تعلیمی نصاب دو سال ہے اس کے بعد امیدوار چھپائی (طباعت) کے سائنٹیفک ڈپلومہ کر سکتا ہے۔ پتھر کی چھپائی، سلنڈر کی چھپائی اور دوسرے طباعتی کورس میں ایک مکمل ہو چکے ہیں۔ اس مرحلہ میں ادارہ پر ڈھائی لاکھ اخراجات کا بار ہے۔ کرایہ بلڈنگ اسی ہزار سالانہ، مشینیں اور دیگر سامان ۲ لاکھ ۲۵ ہزار۔ دوسرے مرحلہ میں ۶۰ امیدوار ادارہ میں داخلہ کے مجاز ہوں گے امیدواروں کو بلاک سازی اور آٹومیٹک چھپائی کی تعلیم دی جائے گی، امیدواروں کو مفت رہائش کے ساتھ کھانا وغیرہ مجانیہ ادارہ دیا جائے گا۔ فراغت کے بعد ایک سال یا دو سال کی ٹریننگ لازمی ہوگی اس مرحلہ کے جملہ مصارف تخمیناً ۱۰ لاکھ ۲۵ ہزار روپے ہیں۔

موجودہ جمہوریت اشتراکیت کا پیش خیمہ ہے

آج کل کی جمہوریت جو ربع سکون کے بڑے خطے میں برپا ہے اصلاً سوشلزم یا اشتراکیت کی دین ہے۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ سوشلزم یا اشتراکیت کا موجد کارل مارکس (MARX) ہے اور جس کی آبیاری فریڈرک انجلز اور لینن کی ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ سوشلزم کا وجود بہت پہلے سے رہا ہے البتہ تعبیرات اپنے اپنے انداز کی تھیں افلاطون ۳۴۷ء قبل مسیح سے ۴۲۷ ق م سوشلزم کا قائل تھا۔ سوشلزم کا معنی یہ تھا کہ تربیت یافتہ عوام کی ایک ایسی جماعت جو عوامی فائدے کے لئے یونانی حکیم ان پر حکومت کرے فرقہ مشترقی کی تعلیمات بھی اپنے دامن میں اشتراکیت لئے ہوئے تھیں، افلاطون کی اشتراکیت جس کا تعلق ریاست سے تھا اس سے گزر کر مزدک نے اشتراکیت کو وسعت دی زمین وغیرہ کے ساتھ زن میں اشتراک بھی اس کی تعلیم کا ایک حصہ تھا مزدک کی یہ تعلیم سرزمین ایران میں پلی بڑھی تاہم اہل ایران نے مشتری کی حرمت اسلامیہ کے سلسلہ میں جس تامل کا اظہار کیا اور اس کو مباح ماننے پر مصر رہے اس میں مزدک کے نظریہ اشتراک زن کا بڑا دخل تھا اور یہ مکروہ تعلیم ایسی تھی جو اپنے معلم کے دور میں ایران کے در و بام تک رسوخ حاصل کر گئی تھی، سوشلزم کا تصور یورپ میں ہمیشہ موجود تھا ۱۸۴۸ء تک اہل یورپ کے نزدیک سوشلزم کا مفہوم یہ تھا کہ سرمایہ، زمین اور شخصی جائداد پر اختیار فرد کے بجائے جماعت کا ہو یعنی انفرادی ملکیت کوئی چیز نہیں ہے۔ اجتماعی ملکیت ہی سب کچھ ہے ان اشیاء پر اجتماعی اختیار کا حصول لازمی ضروری ہے خواہ اس کے لئے تشدد کی راہ کیوں نہ اپنانی پڑے۔

مارکس، انجلز اور لینن کا زمانہ آیا تو انھوں نے سوشلزم میں چند بنیادی تبدیلیاں کی ان میں ایک یہ تھی کہ حصول اقتدار کے لئے انقلابی اقدام اور تشدد کا راستہ اختیار کرنا فرسودہ ہے مزدور پارٹی کی طبقاتی حیثیت متزلزل ہو جائے گی۔ اس کے بجائے انہیں عوامی پارٹی میں تبدیل کر دیا جائے۔ اس طرح انھوں نے موجودہ جمہوریت کو ایک طریق عمل کے ساتھ ساتھ منتہی اور مقصود قرار دے لیا۔ جمہوریت کا وجود سوشلزم کے وجود کا مقدمہ ہے۔ اس لئے اشتراکیوں نے افغانستان وغیرہ میں کنگ ڈم و بادشاہت ختم کر کے پہلے جمہوریت کے تانے بانے بنے اور پھر اشتراکیت کو مسلط کر دیا۔

حکومت روس اور مسلمان

روس کی مجموعی آبادی اس وقت تقریباً پچیس کروڑ ہے۔ لڑکوں اور لڑکیوں میں آزادانہ تعلقات عام رجحان کی وجہ سے پیدائش کم اور موت کا تناسب زیادہ ہو گیا ہے۔ یہ صورت حال کی تشویشناکی کو حکومت نے محسوس کر لیا ہے۔ چنانچہ روسی حکومت پچھلے چند سالوں سے بچوں کی پیدائش پر بہت زور دے رہی ہے۔ حتیٰ کہ نئے بچے کی پیدائش پر خصوصی انعام دیا جاتا ہے۔ دنیا کی تمام سلطنتوں کی ضبط تولید کی پالیسی کے برعکس روس، بسط تولید کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔

روسی حکمرانوں کی یہ کوشش کامیاب تو ہوئی ہے مگر عجیب بات ہے کہ اس کا فائدہ زیادہ تر مسلمانوں کے حصہ میں چلا گیا ہے۔ تازہ اعداد و شمار بتلاتے ہیں کہ زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورتیں زیادہ تر مسلمان ہیں یہ تناسب اگر جاری رہے تو ایک اندازے کے مطابق صرف ۲۵ سال میں سوویت یونین میں مسلم آبادی ایک سو ملین تک جا پہنچے گی۔ موجودہ آبادی ۴۰ ملین ہے۔ مسیحی عالمی کانگریس کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اگر پیدائش کی موجودہ رفتار جاری رہی تو اس صدی کے آخر تک ہر تین روسی شہریوں میں سے ایک روسی مسلمان ہوگا۔ مستقبل میں مسلم غلبہ کے خطرے سے بچنے کے لئے روسی حکومت نے ایک نئی مہم شروع کی ہے جس کا نام ہے ”سوویتائزیشن“ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو اس سے روکا جائے کہ وہ ملک میں اپنی اکثریت حاصل کر لیں اور اپنی بڑھتی ہوئی آبادی کے زور پر اپنا علیحدہ تشخص قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ روسی حکومت کی پریشانی کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ روس کا مغربی ایشیائی حصہ جہاں مسلم زیادہ آباد ہیں وہ قدرتی دولت سے مالامال ہے۔ یہ علاقہ نہ صرف کپاس اور زرعی پیداوار کے لئے اہمیت رکھتا ہے بلکہ بڑے بڑے تیل کے چشمے بھی اس میں واقع ہیں۔ تاہم روس بنانے کی مہم ابھی تک بالکل ناکام ثابت ہوئی ہے۔ مذہبی عبادات اور رسوم جن پر حکومت نے پابندیاں لگائی ہیں وہ پوشیدہ طور پہلے سے زیادہ رائج ہو گئی ہیں۔

روس کے ان خطوں کو قریب سے دیکھنے کا جن کو سفر پر موقع ملا ہے۔ وہ وہاں کے مسلمانوں کے دینی جذبات کو بیکراں بیان کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ خود حکومت روس کی خارجہ پالیسی کا تقاضا ہے کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات پر کسی طرح کا بھی مکمل قدغن عائد نہ کرے۔ اس طرح روسی حکومت ایک عجیب اضطراب سے دوچار ہے۔

بے ایچ مرزا مالیگاؤں
قسط ۲

باطنی علم کیا ہے؟

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

چہرۂ انور کی تصویر ان کے دلوں میں نقش تھی صورت پاک اُن کی آنکھوں میں بسی تھی وہ خواب میں حضورؐ کو پہچان سکتے تھے اور دھوکا نہیں کھا سکتے تھے جن لوگوں نے حضورؐ کو دیکھا نہ صحابہ کو دیکھا اگر وہ چار سو یا پانچ سو سال کے بعد آپ کو خواب میں دیکھتے ہیں تو وہ دھوکا کھا سکتے ہیں اس کی کیا گارنٹی ہے کہ جو بھی بزرگ ہستی خواب میں نظر آئے وہ حضورؐ ہی ہوں۔ ہوسکتا ہے جن کو ہم خواب میں حضورؐ سمجھتے ہیں وہ کوئی اور بزرگ ہوں۔ ہوسکتا ہے شیطان ہی بزرگ صورت بن کر خواب میں آتا ہو اور اپنے آپ کو (نعوذ باللہ) حضورؐ بتا کر دھوکا دے رہا ہو شیطان کا کام دھوکا دینا ہے۔ وہ سوتے جاگتے انسان کو دھوکا دیتا ہے شیطان نے فرشتوں، بزرگوں اور اولیاء اللہ کا نام لے کر بڑے بڑے عالموں کو دھوکا دیا ہے۔ ہم بزرگوں سے پوچھتے ہیں کہ حضورؐ کسی کے خواب میں نہیں آتے [illegible] آج کسی [illegible] صحیح [illegible] کتاب و سنت کے عالم شریعت معلوم [illegible] صرف [illegible] اور ولی ہی حضورؐ کو [illegible] خواب میں بشارت دیتے ہیں۔ [illegible] پیر، صوفی [illegible] سنت پر عمل نہیں کرتے شریعت کی پابندی سے گریز کرتے ہیں آیات قرآنی کی غلط تاویلیں کرتے ہیں [illegible] کا سہارا لیتے ہیں [illegible] لوگوں کے خواب میں آتے [illegible] قوالی [illegible] اور [illegible] حضورؐ [illegible] ملاقات نہیں [illegible] شیطان ہیں [illegible] شیطان آتا ہے۔ طریقت [illegible] قبروں کو [illegible] رکھا ہے [illegible] شریعت [illegible] کرتے [illegible] نفس [illegible] سے [illegible] طریقت میں [illegible] پھول ڈالنا، چادر چڑھانا [illegible] قبروں کا طواف کرنا [illegible] میں سونا [illegible] جاگنا [illegible] باطنی خواب [illegible]

بشارتیں اور ہدایتیں خواب ہی میں ہوتی ہیں رموز و اسرار خواب میں ظاہر ہوتے ہیں بعضوں میں سے تو کشف خواب ہوتا ہے حضور علیہ السلام خواب میں آتے ہیں اور گفتگو ملاقات کرتے ہیں۔ حضورؐ خواب میں آکر پیروں کے لڑکے اور لڑکیوں کی منگنی طے کرتے ہیں۔ نومولود بچہ کا نام رکھتے ہیں۔ کسی پیر کے فوت ہونے پر اس کی کلاہ جبہ اور ترکہ [illegible] کا جبہ اور اس کے کفن [illegible] مریدوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ! کیا پیغمبر علیہ السلام کا یہی کام رہ گیا ہے؟ ایک بزرگ خواب میں دیکھتے ہیں [illegible] کا جبہ حضورؐ کے [illegible] سے [illegible] ہے یہ روحانی خواب نہیں شیطانی خواب ہے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں میں ملک شام میں حضرت بلالؓ کے روضہ کے سرہانے سویا تھا۔ خواب میں دیکھا میں [illegible] معظمہ میں ہوں حضور علیہ السلام [illegible] تشریف [illegible] ایک بوڑھے آدمی [illegible] اٹھائے [illegible] کو [illegible] لئے ہوئے میں نے [illegible] قدم چومے [illegible] کہ یہ بوڑھا شخص کون ہے؟ آپ کو [illegible] کا حال معلوم ہو گیا اور فرمایا یہ تیرا اور تیرے [illegible] امام [illegible] ابو حنیفہ ہے۔ اس خواب سے معلوم [illegible] امام ابو حنیفہ [illegible] جو [illegible] سے ذاتی [illegible] کر کے باقی [illegible] ائمہ [illegible] کیا امام صاحب [illegible] کی [illegible] تقلید [illegible] [illegible] امام صاحب [illegible] [illegible] خواب [illegible]

[illegible] کیا [illegible] مسلک [illegible] کیا کسی شافعی بزرگ [illegible] ایسا خواب نہیں دیکھا [illegible] ایسے خواب دیکھنے [illegible] کسی حنبلی یا [illegible] قبر پر [illegible] جب [illegible] قبر پر سویا [illegible] تو خواب [illegible] دیکھا؟

ایک پیر صاحب اپنے مرشد مریدوں کے خواب بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میری قبر

بڑی خستہ ہوگئی ہے تم رنگ کرا کے اس کو پکی بناؤ چراغ روشن جلاؤ، پھول و چادر چڑھاؤ میلاد و قوالی کراؤ اور عرس بھی کراؤ۔

ایک خواجہ صاحب ہر رات تین ہزار بار درود شریف پڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ بھیجا کرتے تھے شادی کی ابتدائی تین راتوں میں یہ معمول ناغہ ہوگیا حضورؐ نے ایک شخص کو خواب کے ذریعہ پیام دیا کہ وہ خواجہ سے دریافت کریں کہ آخر یہ بے نیازی کیوں۔ خواجہ صاحب نے حضورؐ کا پیام سنتے ہی بیوی کو طلاق دے دی معمول میں فرق آنا اگر گناہ تھا تو بیوی کو طلاق دینا اس سے بڑا گناہ ہوا۔ خواجہ صاحب نے درود بھیجنے میں ناغہ کیا یہ جرم خواجہ کا تھا خواجہ کو اس کی سزا ملنی چاہیئے تھی۔ مگر بدقسمتی سے سزا معصوم بیوی کو ملی طلاق دینا کوئی کھیل نہیں ہے معمولی معمولی باتوں پر طلاق دینے والوں سے خدا اور رسول ناراض ہوتے ہیں خواب کی باتیں سن کر خواجہ نے طلاق دے کر بیوی پر ظلم کیا۔ ساگ رات کی اسلام میں حرام ہے۔ پیغمبر علیہ السلام سارے [illegible] کے سخت مخالف تھے۔ خواجہ صاحب کی خانقاہ میں سات رات جو [illegible] قربانیاں ہوتی تھیں کیا خواجہ کو [illegible] اس کا کبھی احساس نہیں ہوا؟ آپ نے جس طرح بیوی کو چھوڑ دیا اسی طرح پلید، بے ہودہ اور ناپاک عمل کو کیوں نہیں ترک کر دیا؟

ایک شیخ کا دعویٰ تھا کہ میں روزانہ ہزار بار قرآن ختم کرتا ہوں۔ شیخ کے معتقدین، سالکین اور مریدین میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ آخر یہ بات شیخ کے سب سے بڑے مرشد کے پاس لائی گئی۔ سالکوں اور مریدوں نے کہا پیر و مرشد! شیخ کہتے ہیں میں روزانہ ہزار بار قرآن پڑھتا ہوں۔ ہماری عقل میں یہ بات نہیں آتی۔ بڑے مرشد نے جواب دیا: جو بات عقل میں نہ آئے کرامت ہے یہ شیخ کی کرامت ہے [illegible] بار [illegible] ختم کرتے ہوں گے۔

تلاوت قرآن کے اصول میں درستی الفاظ [illegible] ترتیل۔ قرآن کو آہستہ آہستہ اور صاف صاف پڑھنا چاہیئے۔ حروف کی ادائیگی ہونی چاہیئے۔ تلفظ صحیح ادا ہونے چاہیئے قرآن پڑھتے وقت معنی مطلب پر غور بھی کرنا چاہیئے۔ حضورؐ اسی طرح تلاوت قرآن فرماتے تھے صحابہ کا یہی عمل تھا اگر اس طرح تلاوت قرآن ہو تو ایک دن یا ایک دن میں پورا قرآن پڑھا نہیں جا سکتا۔ ایک دن یا ایک رات میں قرآن ختم کرنا کہیں سے ثابت نہیں ہے۔ اگر قاری بہت تیز اور صاف پڑھنے والا ہو تو کم از کم پانچ دنوں میں قرآن ختم کر سکتا ہے۔ روزانہ ہزار بار قرآن ختم کرنا سنت کے سراسر خلاف ہے روزانہ ہزار بار ختم قرآن کرنا کرامت نہیں خباثت ہے۔

ایک خانقاہ نشین درویش جس کے ہزاروں مرید تھے۔ کہتا تھا کہ میرے پاس جبریلؑ اللہ کا سلام لے کر آتے ہیں بہشت سے کھانے لاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا نے مجھ کو مقربان خاص میں شمار کر لیا ہے اور میرے لیے نماز معاف کر دی ہے یہ جبریل نہیں شیطان تھا اور درویش جو کہتا تھا کہ خدا نے نماز معاف کر دی ہے مردود تھا۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں اولیاء کا درجہ انبیاء سے اونچا ہے۔ اس بزرگ پر شیطان سوار ہو کر بولتا ہے۔

ایک ولی اللہ فرماتے ہیں فرشتے جن اور شیطان میرے پاس آتے ہیں میں ان کو وعظ سناتا ہوں۔ ایک مرشد کامل کا دعویٰ ہے کہ میں فرشتوں کو دیکھتا ہوں وہ مجھ سے باتیں کرتے ہیں۔

آج کل کے پیر و مرشد تو دو چار قدم اور آگے ہیں۔ کوئی آسمان کی خبر لاتا ہے کوئی عرش معلیٰ کی سیر کرتا ہے یہ ہیں باطنی علم کے نشے۔

ذکر و وظائف! ذکر عبادت ہے عبادت زندگی

صرف اللہ کے لئے ہے۔ فرشتے، جن، چرند پرند، شجر و حجر سب خدا کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں ہمیں بھی خدا کا نام لینا چاہیئے۔ خدا کی یاد رکھنی چاہیئے اور ہر حال میں خدا کو پکارنا چاہیئے خدا کی بزرگی اور بڑائی بیان کرنی چاہیئے خدا کی عظمت، کبریائی کا نعرہ لگانا چاہیئے خدا کے جلال و جبروت کی آواز بلند کرنی چاہیئے اس کی صفات میں کسی کو شریک نہ کرنا چاہیئے اسلام کا ایک نعرہ ہے اللّٰہ اکبر۔ اس نعرے کے مقابلہ میں کوئی نعرہ نہیں ہونا چاہیئے یہی انبیاء علیہم السلام کا نعرہ تھا۔ یہی سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نعرہ تھا۔ اور یہی صحابہ کرام کا نعرہ تھا ذکر و عبادات مسنون ہونی چاہئیں یعنی طریق سنت پر ادا ہونی چاہئیں۔ مانگنا بھی پیروں اور خانقاہوں کے بیان سے بجائے اور مسنون بھی غیر مسنون ذکر۔ ان کے ہاں سے شریعت ثانوی حیثیت رکھتی ہے اور شرعی احکام نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج جہاد، اور حق العباد کی وہ قدر و منزلت نہیں جو ذکر کی ہے۔ ہر پیر کا نیا ذکر [illegible] ہے کسی کے تبلیغ میں ایک سو مرید ہیں کسی کے تبلیغ میں تین سو مرید ہیں۔ یہ اندازہ ٹریننگ مرید ہیں۔ [illegible]

باقی آئندہ کا

قسط نمبر ۲

ابو الخطیب لندنی

یورپ اور امریکہ میں تبلیغ دین کے طریقے

گہری تنہائی، خود غرضی، لالچ اور اس کے ساتھ طرح طرح کی ذہنی اور نفسیاتی بیماریاں صنعتی انقلاب کی پیدا کردہ نئی آسودگی اور بے چینی کی فضا میں دیئے تو یورپ اور امریکہ کی پوری معاشرتی زندگی آ گئی لیکن اس کے خلاف شدید رد عمل یورپ اور امریکہ کی نئی نسل میں ابھرا پہلے تو اس کا اظہار ہپی سینگ کی صورت میں ایک دھماکہ کی طرح فضا میں گونجا پھر ۱۹۶۰ء کا نیا دور شروع ہوا۔

پرانی قدروں پر شک، ان سے بے اعتنائی، نئی قدروں کی تلاش، اقتدار کے خلاف شدید رد عمل وغیرہ الغرض اپنے موجودہ حصول معاشرے کو (جہاں مادی آسائشیں موجود تھیں) بساط کی طرح الٹنے کی خواہش نوجوانوں میں ابھری۔ کہیں کہیں اس کے سیاسی مظاہرے بھی ہوئے، بیا کر دستخط تعلیم، ادب و کلچر اور نوجوانوں کے معاشرتی رویوں میں بغاوت اور انقلابی خیالات کو جگہ ملی بہت سے نوجوان آزادی فکر اور روحانی قدروں کی تلاش میں دوسرے شہروں کی طرف نکل پڑے جب ان کی یہ قربانیاں مادے سے باہر ہونے لگیں تو وہ مشرق کی طرف لپکے ——— اسی تلاش اور بے چینی کے زمانے میں مغرب کا نوجوان مشرق کی طرف متوجہ ہوا اور اس توجہ میں روحانی پیاس، مشرق خصوصاً ہندوستان ایک طرح کا مکہ بن گیا۔ ہزاروں کی تعداد میں نوجوان مشرق کو قریب سے محسوس کرنے اور سمجھنے کیلئے اپنے پرعیش گھروں کو چھوڑ کر مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنی منزل مقصود تک پہنچتے رہے اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ یہ مشرق سے رشتہ کرکے مغربی ممالک میں طرح طرح کے خیالات، لباس، زیورات، کھانے اپنے ساتھ لاتے ہیں۔ لیکن مشرق کی ان ساری چیزوں کو وہ اپنے خاص مغربی نقطہ نظر سے ہی دیکھتے ہیں اور اپنے نقطہ نظر اور ضروریات کے اعتبار سے مشرق کے خیالات اور چیزوں میں تبدیلی کر لیتے ہیں۔ اس صورت حال میں مشرق سے مذہبی لوگوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا۔ انھوں نے آج کے یورپ اور امریکہ کی روحانی ضروریات کا جائزہ لیا۔ خاص طور پر نوجوانوں پر اپنی توجہ مرکوز کی کیونکہ سب سے زیادہ بے چینی کا سبب یہی تھے۔ اس زمانے میں چند سوالات کرنے کے بعد میں بھی یورپ کے مختلف شہروں میں آوارہ گردی کرتا اور نوجوانوں سے تبادلہ خیالات کے لئے ان کے ریسٹورانوں میں بھی جاتا جہاں وہ اپنا زیادہ سے زیادہ وقت گذارتے۔ کچھ وقت ان ہی نوجوانوں میں ان کے ساتھ رہتا۔ مختلف موضوعات پر وہاں بھی محفلیں جمتیں۔ چند دنوں بعد وہ کہیں اور چلے جاتے اور اسلام پر مختلف کتابوں کے نام دے کر میں کسی دوسرے شہر کی طرف چل دیتا۔ لیکن ان کتابوں کے نام دے کر مجھے احساس ضرور ہوتا کہ یہ کتابیں اپنی زبان، لب و لہجے اور مسائل سے ان نوجوانوں کے لئے اجنبی ہیں جبکہ دوسری تحریکیں اور مذاہب نوجوانوں کی زبان میں ان کے مزاج و مذاق اور مسائل کے اعتبار سے چھوٹے چھوٹے پمفلٹ، کتابیں، رسالے، اشتہارات کثیر تعداد میں یورپ کی ہر زبان میں پھیلاتے رہتے ہیں۔ خصوصاً ہندومت اور بدھ مت پر ہزاروں کتابیں آج یورپ میں آپ کو مل جائیں گی اور ان کا پڑھنا آج فیشن سا بن گیا ہے۔ اسی آوارگی کے زمانے میں ایک مرتبہ میں جرمنی میں سفر کر رہا تھا اور جرمنی کے دارالحکومت بون سے واپس آ کر لندن آ رہا تھا ٹرین میں ایک جرمن طالب علم سے ملاقات ہوئی۔ ان سے مذہب کے موضوع پر تبادلہ خیال کے دوران مجھے بتایا کہ وہ مذہب کی ضرورت محسوس کرتا ہے لیکن صرف انفرادی (HEALING) کے لئے۔ لیکن وہ اپنے معاشرے کی سیاسی اور معاشرتی باگیں اب بھی مذہب کے ہاتھوں میں نہیں دینا چاہتا۔ کیونکہ یورپ کی تاریخ میں (خصوصاً جرمنی کی تاریخ میں) چرچ نے جو پارٹ ادا کیا اس سے یورپ ابھی تک بہت سی غلط فہمیوں کا شکار ہے جب کہ ان کا اسٹیشن آیا تو ہم دونوں خوش خیالی کے ساتھ جدا ہو گئے لیکن جو بات اس جرمن نوجوان نے کہی وہی آج یورپ اور امریکہ میں ہندومت، بدھ مت اور جین مت کی تبلیغی جدوجہد کا مرکزی تھیم ہے۔ یہاں سب کو خوشی اور سکون قلب و ذہن کی تلاش ہے۔ مشرق کے یہ مذاہب اسی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یوگا، میڈیٹیشن اسی مذہبی جدوجہد میں نمایاں رول ادا کر رہے ہیں۔

مغرب کی جدید نسل اور ان کی پیاس

یورپ اور امریکہ میں آج مشرقیات سے متعلق طرح طرح کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ اس کی ابتدا میں مختلف عناصر نے اپنا رول ادا کیا لیکن ہپی ازم کے بعد مشرق سے آنے والے مبلغین بڑے اہم ہیں۔ وہ اپنے تہذیبی اور مذہبی علوم کے ساتھ یورپ کی تاریخ اور اس کے افکار سے بھی خوب واقف تھے۔ جب وہ یہاں آئے تو یہاں کی زندگی سے کٹ کر کہیں الگ تھلگ گوشے میں نہیں بیٹھے۔ بلکہ مختلف طبقات کے لوگوں سے مل کر پہلے ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی اس کے بعد ان طریقوں کا تجربہ کرتے رہے کہ کون سے طریقے انہیں اپیل کرتے ہیں۔ تجربات اور محسوسات کی اہمیت کی تجزیے سے کام لیں۔ غرض انھوں نے معروف (ای ایس پی) کی تلاش شروع کی اور ان مشرقی مبلغین نے بڑی جلدی تحریر اور تقریر میں ایک اسلوب پیدا کیا۔ چند برس کے عرصہ گرو مہاراج کا مشہور تحریک (DIVINE LIGHT) (ڈوائن لائٹ) مشرقی مذہبی تحریکوں میں اور اسی قسم کی نوجوانوں کے لئے بڑی اپیل رکھتی ہے۔ گرو مہاراج جی "ڈوائن دیا نند" ہے کہ تم بھگوان کا اپنے اندر تجربہ کر سکتے ہو۔ گرو مہاراج جی کی پوری تحریک اور اس کا لٹریچر اسی تجربے کو بڑی اہمیت دیتا ہے۔ لیکن یہ تحریک بالکل نئے ہی نوجوان لڑکے اور لڑکیوں سے آگے نہ بڑھ سکی۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ اس تحریک نے تجارتی قسم کی ایڈورٹائزنگ کو بھی اپنے خیالات کے فروغ کے لئے یورپ اور امریکہ میں استعمال کیا۔ تبلیغ کے طریقوں کے ضمن میں اور دوسرے مذاہب اور تحریکوں نے جو نفسیاتی تجربے کئے ان کی تفصیل مقصود نہیں اس کیلئے تو ایک کتاب چاہئے۔

لیکن ان سارے مشرقی مذہبی تحریکوں میں ایک چیز مشترک ہے ان میں سے کسی نے عیسائیت اور مغربی کلچر کا نام لے کر ان پر کوئی نہیں کہے بلکہ انہوں نے ہر طرف شبہ سے پھیلا کر اپنا پیغام دوسروں تک پہنچایا۔ بلکہ ہندومت سے متعلق تو مختلف تحریکوں نے حضرت عیسیٰ کا احترام کیا اور عیسائیت کو بھی خدا تک پہنچنے کا ایک ذریعہ قرار دیا۔ لیکن اپنے مذہب کو بھی خدا تک پہنچنے کے مختلف راستوں میں سے ایک راستہ قرار دے کر صرف ایک جملے کا اضافہ کیا کہ اس راستے پر چل کر تم امن اور اطمینان قلب جلد حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ مبلغین مغرب والوں سے کنارہ کش ہو کر کہیں ایک کونے میں نہیں بیٹھے

. . . .

رہے۔ بلکہ لوگوں میں گھل مل کر پہلے انہوں نے یہ تلاش کیا کہ ان کے خیالات اور ان کی مذہبی قدروں کی تلاش کس طرح ہے۔ ان کی ذہنی استعداد کیا ہے؟ ان کا نفسیاتی اور ذہنی سانچہ کیسا ہے؟ مغرب کے نظام تعلیم نے ان کو کس قسم کا جذباتی اور ذہنی رویہ پیدا کیا ہے لیکن ہمارا رویہ یورپ اور امریکہ میں ان سے مختلف ہے اور تاریخی وجوہات کی بنا پر یورپ کے ساتھ ہمارا رویہ بھی ذرا معاندانہ ہے جس کے بہت سے اسباب ہیں۔ لیکن آج جو ہماری ضرورت ہے یا یوں کہیے مغرب کو ہماری ضرورت ہے اور ہمیں مغرب کی ضرورت ہے۔ اس کے پیش نظر ہمیں مشترک قدروں کی تلاش شروع کرنا چاہئے اور مغرب کے ساتھ مخاصمت کی تاریخی وجوہات روایت کی طرح ہمارے یہاں پہلے بھی تھیں لیکن حالیہ مشرق وسطیٰ کی جنگ اور دوسرے حادثوں نے ان تاریخی تلخیوں کو اور شدید کر دیا لیکن ان سارے تلخ تجربات کے باوجود آج کے یورپ اور امریکہ کی جمہوری روایات جو حلقوں میں اسلامی تبلیغ کے ساتھ ناروا سلوک نہیں کیا جا سکتا۔ ان حالات اور مغرب کے نوجوانوں میں مشرق سے دلچسپی کی موجودگی میں ہمارے لئے یہ ایک نادر موقع ہے کہ اسلام کے متعلق جو تاریخی غلط فہمیاں یورپ میں ایک روایت کی طرح چلی آ رہی ہیں، انہیں دور کریں۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد برطانیہ اور یورپ میں دولت مشترکہ اور دوسرے غریب ممالک سے مزدور یورپ میں کام کرنے آئے۔ مخصوص سیاسی حلقوں نے اپنے سیاسی مفاد کی خاطر برطانیہ میں پاکستانی اور فرانس اور جرمنی میں عرب کا ایک ہوا تیار کیا۔ جو یہاں کے عوام میں ابھی تک لاشعوری ہے یہ اسلام اور مسلمان دشمن طاقتیں یہاں عوام میں اس ہولناک کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانا چاہتی ہیں۔ مگر دوسری طرف وہ یورپ اور امریکہ کیلئے بھی نقصان دہ ہے کیونکہ مسلمان دنیا میں عیسائیت آبادی سے کم نہیں۔ دنیا کے بھی دو سب سے بڑے تہذیبی گروپ ہیں اور پھر دنیا کے جن خطوں میں آباد ہیں وہاں کی زمینوں میں وہ ساری چیزیں موجود ہیں جس کی نہ صرف آج کے صنعتی یورپ اور روس کو ضرورت ہے بلکہ مستقبل قریب میں یہ ضرورت اور بڑھ جائے گی۔ مغرب اور مسلمانوں کے اتحاد کا ایک سیاسی پہلو اور بھی ہے۔ اور یہ جو کسی عدم تعاون نظریہ سے دنیا میں مقامیت کی کالی مسلط کرنا چاہتا ہے جو مذہب دشمن ہے جس کا ہدف پاکستان آج ہی ہے اس کے اندر اکیلے مغرب اور مسلمانوں

از جناب فاروق صاحب ناظم اسلامی دارالمطالعہ بھیونڈی

یکساں سول کوڈ اور مسلمان

یکساں سول کوڈ یعنی وہ شہری ضابطہ جس کا اطلاق تمام شہریوں پر بلالحاظ مذہب ملت اور ہر قسم کی مذہبی قیود سے بالاتر ہو کر کیا جائے اور جس کی تشکیل کثرت رائے کی بنیاد پر جو جیسا کہ پارلیمنٹ میں عام قوانین کی ہوتی ہے۔

یکساں سول کوڈ کیا ہو سکتا ہے؟ اس کے خدوخال کیا ہوں گے؟ ان سوالات کے جواب کا تعین مشکل نہیں ہے پارلیمنٹ کی اکثریت نے جو ہندو کوڈ بل پاس کیا ہے، ہندو میرج ایکٹ اور ہندو سکسشن ایکٹ کی شکل میں نافذالعمل ہے اور اسی ہندو کوڈ بل کے متعلق پروفیسر جے ڈی کرن نے کہا ہے جس یکساں سول کوڈ کا دستور کی دفعہ ۴۴ میں وعدہ کیا گیا ہے وہ اسی ہندو کوڈ بل کی طرح کا ہے۔

سابق مرکزی وزیر قانون مسٹر پاشٹیکر نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا "ہندو قوانین میں جو اصلاحات کی جا رہی ہیں وہ مستقبل قریب میں ہندوستان کی تمام آبادی پر نافذ کی جائیں گی۔ اگر ہم ایسا قانون بنانے میں کامیاب ہو گئے جو ہماری پچاس فی صد آبادی پر نافذ ہو جائے تو بقیہ پچاس فی صد آبادی پر اس کا نفاذ مشکل نہ ہوگا۔ اس طرح کے قانون سے تمام معاملات میں پورے ملک میں یکسانیت پیدا ہو گی۔"

ڈاکٹر جی ایل کرنے کہا، مسلم پارلیمنٹ نے سیکولرزم کا اعلان کیا ہے مشترک سول کوڈ کے نفاذ اور تعدد ازدواج کو ختم کرنے کے مسئلے پر سماجی بنیادوں پر غور و فکر کیا جائے گا نہ کہ قرآن کے حوالے سے۔

ان تمام باتوں کی بنا پر یکساں سول کوڈ کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے ہمیں ان قوانین پر غور کرنا ہوگا جو ماضی میں تشکیل دیئے گئے ہیں ان میں ہندو میرج ایکٹ ۱۹۵۵ء۔ ہندو سکسشن ایکٹ ۱۹۵۶ء، انڈین سکسشن ایکٹ ۱۹۲۵ء اور اسپیشل میرج ایکٹ ۱۹۵۴ء شامل ہیں۔

ہندو میرج ایکٹ ۱۹۵۵ء

اس ایکٹ کی چند دفعات یہ ہیں:-

(۱) ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی نہیں کی جا سکتی۔

(۲) شادی کے بعد تین سال تک عدالت میں شوہر ہو یا بیوی کی طرف سے طلاق کی درخواست نہیں دی جا سکتی۔

(۳) طلاق کا اختیار عدالت کو ہوگا۔

(۴) طلاق واقع ہو جانے کے بعد مرد اور عورت دونوں کے معاشی حالات کو سامنے رکھ کر عدالت مرد یا عورت پر نان و نفقہ کی ذمہ داری (۱) وقت تک کے لئے عائد کر سکتی ہے جب تک درخواست دہندہ دوسری شادی نہ کرے یا کسی ایک کا انتقال نہ ہو جائے۔

مندرجہ بالا تمام دفعات کے پس پشت جو روح کام کر رہی ہے وہ صرف یہی ہے کہ طلاق کو زیادہ سے زیادہ مشکل بنا دیا جائے۔ لیکن اگر میاں بیوی میں نباہ ناممکن ہو جائے تو ان قوانین کی بنا پر ملک کی میں کافی دشواریاں پیدا ہو سکتی ہیں اور زن و شوہر نہ چاہتے ہوئے بھی ضمیر کے خلاف ساتھ ساتھ زندگی گزارنے پر مجبور ہوں گے یا پھر ناجائز راستے اختیار کریں گے مغربی اقوام کی صورت حال بھی چیخ چیخ کر گواہی دے رہی ہے کہ ایسا کرنے سے طلاق کی شرح میں کمی نہیں بلکہ زیادتی ہوتی ہے۔

ہندو سکسشن ایکٹ ۱۹۵۶ء

(وراثت ایکٹ)

(۱) وراثت سب سے پہلے درجہ اول کے ورثہ میں تقسیم کی جائے گی جس میں لڑکا لڑکی بیوہ ماں، پوتا اور پوتی (جس کے والد کا انتقال اس کے دادا کی زندگی میں ہو چکا ہو) شامل ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کو برابر کا حصہ ملے گا صرف پوتوں اور پوتیوں کو مشترکہ طور پر ایک حصہ ملے گا۔

(۲) اگر درجہ اول کے ورثا حیات نہ ہوں تو وراثت درجہ دوم کے ورثا میں تقسیم کی جائے گی۔ اسی طرح درجہ اول کو درجہ دوم پر اور درجہ دوم کو درجہ سوم پر ترجیح دی جائے گی۔

درجہ دوم میں پوتی پوتے کی اولاد بھائی اور بہن شامل ہیں۔ درجہ سوم میں نواسے اور نواسی کی اولاد اور درجہ چہارم میں بھتیجا اور بھانجے بھتیجی اور بھانجی شامل ہیں، درجہ پنجم میں دادا دادی۔ درجہ ششم میں باپ کی بیوہ اور بھائی کی بیوہ نیز درجہ ہفتم میں چچا اور پھوپھی وغیرہ کو شامل کیا گیا ہے۔

(۳) اگر متوفیہ کوئی عورت ہو تو اس کی جائداد اولاً لڑکوں، لڑکیوں، پوتوں اور پوتیوں (جن کے والد کا انتقال دادا کی زندگی میں ہوا ہو) جن کا حصہ مجموعی طور پر اپنے متوفی باپ کے حصے کے برابر ہوگا، نیز شوہر کے درمیان تقسیم کر دی جائے گی۔ درجہ دوم میں شوہر کے ورثاء ہیں۔ درجہ سوم میں ماں اور باپ ہیں درجہ چہارم میں باپ کے ورثاء ہیں اور آخری درجہ میں ماں کے ورثاء ہیں۔

انڈین سکسشن ایکٹ ۱۹۲۵ء

(۱) آپ اپنی پوری جائداد کی وصیت کے حقدار ہیں۔

(۲) اگر وصیت نہ ہو تو اولاد کو ⅔ اور بیوہ کو ⅓ حصہ ملے گا۔

(۳) اگر اولاد نہ ہو تو بیوہ کو ½ اور بقیہ دوسرے رشتہ داروں کو ملے گا۔

(۴) اگر بیوہ نہ ہو تو تمام جائداد اولاد کو، اگر اولاد نہ ہو تو دیگر رشتہ داروں کو اور وہ بھی نہ ہوں تو حکومت وارث ہوگی۔

(۵) شوہر کو اتنا ہی ملے گا جتنا شوہر کی جائداد میں سے بیوہ کو ملتا ہے۔

(۶) اولاد میں جائداد کی تقسیم برابر برابر ہوگی۔

(۷) اگر اولاد میں سے کسی کا انتقال ہو گیا ہو تو پوتوں اور پوتیوں کو مجموعی طور پر ان کے باپ کے حصہ کے برابر ملے گا۔

(۸) اگر اولاد نہ ہو تو بیوہ کے بعد بقیہ جائداد باپ کو، اگر باپ زندہ نہ ہو تو ماں، بہن اور بھائی کے درمیان برابر برابر تقسیم ہوگی۔

اسلامی قانون وراثت سے ان قوانین کا موازنہ کرنے کی بجائے ہم صرف اتنا کہنا کافی سمجھتے ہیں کہ ان قوانین کی رو سے حقدار کو قرآن اور سنت کے مطابق حصہ نہیں ملے گا کسی کو زائد کسی کو کم ملے گا یعنی کسی کی حق تلفی ہوگی اور جس کو زائد ملے گا وہ مال حرام ہوگا۔

قرآنی فیصلہ!

تم نہیں جانتے کہ تمہارے ماں باپ اور تمہاری اولاد میں سے کون بلحاظ نفع تم سے قریب تر ہے، یہ حصے اللہ نے مقرر کر دیئے ہیں اور اللہ یقیناً سب حقیقتوں سے واقف ہے اور ساری مصلحتوں کو جاننے والا ہے۔ (نساء)

(اے پیغمبرؐ) تم اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق ان کے معاملات کا فیصلہ کرو اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔ ہوشیار رہو کہ یہ لوگ تم کو فتنہ میں ڈال کر بعض ان احکام سے منحرف نہ کرنے پائیں جو خدا نے تمہاری طرف نازل کئے ہیں۔ (مائدہ)

(اے پیغمبرؐ) تمہارے رب کی قسم یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک ایسا نہ ہو کہ یہ اپنے ... باہمی اختلاف میں تمہیں حاکم مان لیں پھر جو فیصلہ کر دو اس پر اپنے دل میں بھی کوئی تنگی محسوس نہ کریں بلکہ تمہارا فیصلہ سربسر تسلیم کر لیں۔ (نساء)

اسپیشل میرج ایکٹ ۱۹۵۴ء

(۱) ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی پر سات سال قید کی سزا دی جائے گی۔

(۲) چچا زاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد اور ماموں زاد بھائی یا بہن سے شادی ممنوع ہے۔

(۳) طلاق کا حق صرف عدالت کو ہوگا۔

(۴) طلاق کی درخواست شادی کے بعد تین سال گزر جانے سے پہلے پیش نہیں کی جا سکتی۔

(۵) طلاق واقع ہو جانے کے بعد جب تک ایک سال نہ گزر جائے کوئی دوبارہ شادی نہیں کر سکتا۔

(۶) مرد کو عورت کا نفقہ اس وقت تک دینا ہوگا جب تک عورت دوسری شادی نہ کرے یا اس کا انتقال نہ ہو جائے۔

(۷) جو افراد اس ایکٹ کے تحت شادی کریں گے ان پر وراثت کی تقسیم کے سلسلے میں انڈین سکسشن ایکٹ ۱۹۲۵ء کا نفاذ ہوگا۔

ان تمام قوانین کو سرسری نظر سے دیکھنے کے بعد یہ فیصلہ کرنا مشکل نہیں ہے کہ اسلام کے تعزیری قوانین کے ختم ہونے کے بعد زن و شوہر اور دیگر رشتہ داروں کی اخلاقی حیثیت یقیناً متاثر ہو رہی ہوگی۔ جس وقت یہ قانون بنایا جا رہا تھا اس وقت رہنما اصولوں کی دفعہ ۴۴ کے تحت جس میں کہا گیا ہے کہ ریاست کوشش کرے گی کہ پورے ملک میں شہریوں کے لئے یکساں سول کوڈ ہو" پر جب بحث جرح ہوئی آخر کار ڈاکٹر امبیڈکر نے کہا کہ یکساں سول کوڈ مسلمانوں پر بزور قوت مسلط نہیں کیا جائیگا۔

آپ نے فرمایا کہ کوئی بھی ریاست اپنے اختیارات کا استعمال اس طرح نہیں کر سکتی جس کے باعث مسلمانوں کو بغاوت پر آمادہ ہونا پڑے۔ اگر ریاست ایسا کرے گی تو میری رائے میں وہ پاگل پن ہوگا۔

مولانا آزادؒ نے برٹش گورنمنٹ کو متنبہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ مسلمانوں کے لئے ان کے مذہب کو چھوڑ دے ....

اور کوئی ایسی بات نہ کرے جس سے ان کے مذہب میں مداخلت ہو۔ یا پھر اعلان کر دے کہ اس کو مسلمانوں کے مذہبی احکام کی کوئی پرواہ نہیں ہے اور وہ اس پالیسی پر قائم ہے کہ ان کے مذہب میں مداخلت نہ ہوگی، اس کے بعد مسلمانوں کے لئے آسان ہوگا کہ وہ اپنا وقت بے سود شور و فغاں میں ضائع نہ کریں اور برٹش گورنمنٹ اور اسلام ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز اپنے لئے پسند کر لیں۔

ان تمام یقینی دہانیوں کے باوجود ایسے قوانین بنائے جارہے ہیں جو دیگر تمام مذاہب کے ماننے والوں پر اثر انداز ہوتے ہیں جیسے اسپیشل میرج ایکٹ اور بچوں کی تبنیت کا قانون ۔

موخر الذکر قانون کی دفعہ ۱۳ کی رو سے گود لیا ہوا بچہ حقیقی بچے کے قائم مقام ہوگا اور اس کے حقوق بالکل ویسے ہوں گے جیسے کسی اولاد کے اور یہ حقوق بعینہ وہی ہیں جو ۱۹۵۶ء کے تحت ہندوؤں کے سلسلے میں مقرر کئے گئے ہیں اور اب اس کو تمام لوگوں پر بھی نافذ کرنے کا ارادہ کیا جارہا ہے ۔

ان تمام باتوں اور اقدامات سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک رہنما اصولوں کی دفعہ ۴۴ حذف نہ کر دی جائے یا اس میں ایسی ترمیم نہ کر دی جائے کہ مسلم پرسنل لا محفوظ ہو جائے تب تک یکساں سول کوڈ کی تلوار مسلمانوں پر لٹکتی رہے گی ۔

یکساں سول کوڈ اور اس کے اثرات کا مطالعہ کرنے کے بعد آیئے ہم محترم بیگ صاحب کے بیان کی طرف رجوع کریں آپ نے مسلمانوں کے انفرادی معاملات کو بھی یکساں سول کوڈ کے تحت لے آنے کی تجویز پیش کی ہے اور ایسا کرنے میں موصوف کے انداز بیان سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ عورتوں کو آزادی اسلامی نظام نے نہیں بلکہ کسی اور نظام نے عطا کی تھی ۔

حالانکہ معاملہ اس کے برعکس ہے ۔ رسول اکرم ﷺ سے قبل اور آپ کے بعد بھی ابھی تک عورتوں کے ساتھ دوسری قوموں نے جو سلوک جاری رکھا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے ۔ حضور ﷺ سے قبل عیسائی مذہب میں شادی کے بارے میں کوئی ہدایت نہیں ملتی یہی نہیں بلکہ اسلام کے ظہور کے بعد بھی آٹھویں نویں صدی عیسوی تک انگلستان میں عام طور پر بیویاں جنس بازار کی طرح بکتی اور خریدی جاتی تھیں گیارہویں صدی کے آخر میں یہ قانون پاس کیا گیا کہ شوہر پر اس سلسلے میں کوئی پابندی نہیں ہے کہ وہ اپنی بیوی کو کسی بھی مدت کے لئے عاریۃً دے سکتا ہے مذہبی پیشواؤں کو حق حاصل تھا کہ وہ کسانوں کی نئی نویلی دلہنوں کو چوبیس گھنٹے تک کے لئے اپنے پاس رکھ سکتے ہیں اور ان سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں ۱۸۰۵ء تک شوہر اپنی بیوی کو قانوناً چھ (تقریباً [illegible]) میں فروخت کر سکتا تھا۔ روس اور یونانی قانون میں بھی عورت صرف ایک دل بہلانے کی چیز تھی اسے کسی قسم کے حقوق حاصل نہ تھے۔ ہندو مذہب میں شادی کو محض ایک سماجی رشتہ سمجھا جاتا تھا۔ ہندو مذہب کی کتابوں میں شادی بیاہ اور عورتوں کے حقوق کے بارے میں کچھ ذکر ملتا ہے لیکن اس میں بھی عورت میں شراکت، اولاد نہ ہونے کی صورت میں قریبی رشتہ داروں سے تعلقات پیدا کرنا، شوہر کی موجودگی میں علاوہ شادی (نیوگ) کرنا اور وہ بھی دس دس مردوں سے یہ تمام چیزیں جائز تھیں پھر وہاں طلاق کا کوئی تصور نہ تھا اور نہ ہی پیدا شدہ کے مسائل کا کوئی حل ۔

لیکن اسلام نے ان تمام کے مقابلے میں عورت اور مرد کی مساوات کا اعلان کر دیا۔ صرف کاغذی ہی نہیں بلکہ عملی بھی اسلام نے عورتوں کو مردوں کے مانند جان، آبرو اور مال و جائداد کی حفاظت کے حقوق اور ان کے اس کی ذات کو محترم قرار دیا۔ عورتوں کو اختیار دیا کہ وہ اپنی جائیداد کی خرید و فروخت اور اسکا انتظام و انصرام میں بالکل آزاد ہوں گی۔ اسی طرح شادی بیاہ کے معاملے میں لڑکی کی رضامندی کو ضروری قرار دیا۔ اگر کوئی عورت نکاح کے بعد بھی یہ کہہ دے کہ اس کا نکاح بغیر اس کی رضامندی کے ہوا ہے تو نکاح فسخ قرار دیا جائے گا۔ اسی طرح طلاق کے حق کو جب مانا ہی نہیں جاتا تھا۔ اس وقت بھی اسلام نے عورتوں کو واضح الفاظ میں خلع کا حق دیا گیا۔ اور اسے اختیار دیا کہ جس سے چاہے شادی کر سکتی ہے۔ اسلام نے عورتوں کو حصول علم کا بھی اسی طرح حق دیا جیسا مردوں کو حاصل ہے۔ مجبوری کی حالت میں اسلام عورتوں کو ملازمت کی اجازت بھی عطا کرتا ہے۔ اگر وہ تعلق آزادی چاہتی تو اسلام نے اس کا بھی حق دیا ہے۔ اسلامی تاریخ گواہی دیتی ہے۔ اگلے تو یونان اور موجودہ مغربی تہذیب کی خوبیوں سے انکار کیا اور نہ ہی وہ ایسی کسی تہذیب پر روک لگاتا ہے۔ جو انسانیت کی بھی خادم ہو۔ لیکن اگر کوئی تہذیب عریانیت، رقص و سرود فحاشی، مے خواری، اختلاط مرد و زن اخلاقی بگاڑ، فحش گری کی طرف لے جاتی ہے تو اسلام اس کے خلاف علم جہاد بلند کرتا ہے

جدید تہذیب نے ان تمام باتوں کی حوصلہ افزائی کر کے انسانیت کو کتنا زبردست نقصان پہنچایا اس کی ایک جھلک دیکھئے۔ علم طبیعیات کی ماہر خاتون مسز فرس مغربی تہذیب کی نشاندہی کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ "ہماری تہذیب کی دیواریں منہدم ہونے کو ہیں اس کی بنیادوں میں ضعف آ گیا ہے اور اس کے شہتیر بوسیدہ ہو چکے ہیں نہ معلوم یہ ساری عمارت کب پیوند خاک ہو جائے۔ ہم گذشتہ کئی سال سے نظم و ضبط کی پابندی اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اس کی بقا کی صرف ایک ہی صورت باقی ہے اور وہ یہ کہ مردوں اور عورتوں کے آزادانہ میل جول پر پابندی عائد کی جائے کیونکہ اس تہذیب کے نوجوانوں کی تمام تر توجہات آزادانہ جنسی تعلقات قحبہ گری اور عصمت فروشی عنصر پر جنسی خواہشوں کے پورا کرنے پر مرتکز ہو کر رہ گئی ہیں۔ اس لئے ان کی ساری تعمیری صلاحیتیں ضائع ہو رہی ہیں۔ اس سلسلے میں اور بھی طرح طرح کی بے اعتدالیاں دیکھنے میں آتی ہیں۔ جیسے عورتوں اور مردوں کا خود اپنے ہی ہم جنسوں کی طرف مائل ہونا انسانی صلاحیتوں کا یہ زیاں بڑا تشویشناک ہے جنسی تعلقات کی یہ ارزانی اور اس کے الٹے خطرناک آثار و نتائج کو دیکھ کر ہمارے ذہنوں تک یہ سوال ابھرتا ہے کہ آیا یہ ہماری تہذیب کے ملیامیٹ ہونے کے آثار و شواہد تو نہیں ہیں یا اس کے اسباب؟ میرے سامنے یہ ہے کہ یہ آثار شواہد بھی ہیں اور اسباب بھی ہیں۔"

اس کے بعد ہم مغربی قوانین کا مطالعہ کریں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ کل تک جو قوانین نہایت مقدس اور ناقابل ترمیم سمجھے جاتے تھے۔ ان قوانین میں آج ناقابل عمل پایا جاتا ہے جیسے طلاق کا حق مغربی ممالک میں نہیں تھا

اب جبکہ اسلام کے خلع کے مقابل عورت کو بھی طلاق کا حق دیتا ہے تو طلاق کی کثرت ہوگئی صرف امریکہ میں ۴۰ % فیصد شادیاں طلاق پر منتج ہوتی ہیں۔ برطانیہ میں طلاق ۱۹۶۸ء [illegible] ہزار تک پہنچ گئی۔ جبکہ طلاق میں چھوٹ دینے کے بعد ۱۹۷۰ء میں یہ تعداد ساڑھے سات لاکھ تک پہنچ گئی۔

جدید تہذیب میں طلاق کا حق عورت کو دیا گیا ہے۔ عدالت کا نظام کس قدر تنہا گندہ ہے وہ ہم اچھی طرح جانتے ہیں عدالت میں معاملات لے جانے کا مطلب میاں بیوی کے نجی معاملات کی تشہیر کوئی بھی شریف آدمی اس کو پسند کر سکتا ہے۔ جو اگر عدالت سے طلاق نہ ملے اور شوہر بیوی کو ساتھ نہ رہنا چاہتا ہو تو پھر کیا ان کی زندگی آج بھی ڈھنگ سے گذر سکتی ہے؟ ان کی زندگی کا چین و سکون تو ختم ہو جائیگا۔ اسلام نے مرد کو طلاق کا غیر محدود حق عطا کیا ہے لیکن اسلامی قواعد کے تحت خاندانی زندگی اتنی مستحکم ہو جاتی ہے کہ طلاق کی شرح نہ ہونے کے برابر ہے۔

مساوات مرد و زن!

قانون کے علاوہ مرد و عورت کے درمیان طبعی مساوات بھی ممکن نہیں ماہرین حیاتیات کا قول ہے عورت جسمانی طور پر ہر طرح مرد سے کمزور ہوتی ہے۔ اور اس کی حرکات قلب جنسی توازن کی کمی ہوتی ہے اس کا قلب بھی جو زندگی کا مرکز ہے [illegible] گرام کے بقدر مرد سے چھوٹا اور ہلکا ہوتا ہے اور اس کے سانس کا نظام بھی مرد سے کمزور ہوتا ہے۔ اور حرارت بھی کم ہوتی ہے کیونکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ مرد کی ایک گھنٹہ میں ۱۱ گرام حرارت خرچ ہوتی ہے اور عورت کی ۶ گرام سے کچھ زائد۔ عورت کا دماغ مرد کے دماغ سے اوسطاً ایک سو گرام کے بقدر کم ہوتا ہے اور مرد کے دماغ اور جسم میں [illegible] کی نسبت ہوتی ہے اور عورت کے جسم و دماغ [illegible] اس لئے مرد زیادہ ذکی اور ذہین ہوتا ہے۔ عورت [illegible] ہوتی ہے۔ [illegible] جذبات [illegible] کہتے ہیں کہ عورت کی جسمانی ساخت بچوں کی جسمانی ترکیب سے قریب تر ہوتی ہے اس لئے عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ [illegible] بچوں کی طرح [illegible] جذباتی ہوا کرتی ہے حقیقت اور [illegible] فطری [illegible] زیادہ [illegible] اس لئے جلدی [illegible] تاثرات [illegible] ہو جاتے ہیں [illegible] عورت [illegible] دماغ مرد کے دماغ سے کمزور ہوتا ہے [illegible] عقل مرد کی عقل سے کم ہوتی ہے [illegible] عورت ضعیف ہوتی [illegible] اس لئے بالکل ضروری [illegible] اچھا [illegible] ہے۔

انسان ہونے کی حیثیت سے مرد اور عورت میں مساوات ایک بالکل معقول اور درست مطالبہ ہے [illegible] عورت [illegible] انسانیت کے دو یکساں اور اہم ارکان ہیں لیکن [illegible] اپنے فرائض اور [illegible] کی بجا آوری کے طریقے [illegible] مساوی ہو سکتے ہیں؟ کیا اس [illegible] مساوات بھی ممکن [illegible] کامل مساوات کے [illegible] نعرے بلند ہوں یا تقریریں ہوں [illegible] اجتماعات منعقد ہوں لیکن [illegible] فطرت بدل سکتی ہے نہ عورتوں کی [illegible] مردوں کے [illegible] تغیر و تبدل واقع ہو سکتا ہے۔

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی رحلت فرما گئے

جماعت اسلامی کے بانی عالم اسلام کے مایہ ناز [illegible] شخصیت مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کا ۲۲ ستمبر ۱۹۷۹ء کو تقریباً [illegible] بجے شب میں انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا نے زبان و قلم سے [illegible] عرصہ اسلام کی خدمات انجام دی ہیں [illegible] مختلف تنظیموں اور جماعتوں کو آپ سے [illegible] رہا تھا اس کے باوجود آپ کی ذات سبھی طبقوں میں [illegible] کے اعتبار سے معروف تھی آپ کو [illegible] امریکہ لے جایا گیا تھا [illegible]

مرحوم کی نماز جنازہ [illegible] ادا کی گئی۔ دہلی کے متعدد جماعتوں کے سربراہان اور اعیان شہر نے جامع مسجد کے میدان میں ۲۳ ستمبر ۱۹۷۹ء کو بعد نماز مغرب نماز جنازہ غائبانہ ادا کی۔ جماعت اسلامی ہند اور ادارہ ترجمان بارگاہ الٰہی میں دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

دینی تنظیم کا بنیادی لائحہ عمل

علامہ [illegible] احمد [illegible] حفظہ اللہ

کہ [illegible] تنظیمیں، خاص کر اہلحدیث [illegible] سیاسی جھگڑوں [illegible] دینی [illegible] سیاسی ذہنیت [illegible] ہو جاتا ہے۔ موجودہ دور [illegible] ہو گئی ہے [illegible] چلنا [illegible] جاتا ہے۔

[illegible] جیسے [illegible] جماعت [illegible] ہوگا۔ [illegible] کا سبب یہ ہے [illegible] کا تعلق [illegible] جماعت اہلحدیث [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] ہے۔

[illegible] محاسبۂ نفس [illegible] حیثیت رکھتا ہے۔

[illegible] انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون [illegible] مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں [illegible] اللہ کی رحمت [illegible] ایک جسم کے [illegible] کی حفاظت کرنا [illegible] باہمی رشتے کی مسلسل حفاظت

سے مومنوں کا گروہ جماعت بنتا ہے۔ لہٰذا مومنین کی جماعت کے تعلقات کی اصلاح بھی محاسبۂ نفس کی طرح از حد ضروری ہے۔ حدیث میں وارد ہے کہ دو مومنوں میں کوئی رنجش تین دن سے زیادہ نہ رہنی چاہیے۔ لہٰذا آپس میں صلح کی فضا قائم رکھنا مومن معاشرے کا اجتماعی فرض ہے۔ اس کے سوا کوئی مومن جماعت بن ہی نہیں سکتی۔ تاہم یہ ممکن ہے ایک مومن فرد کے انفرادی محاسبۂ نفس کے ساتھ اجتماعی اصلاح ذات البین [illegible] لہٰذا انفرادی محاسبۂ نفس کے ساتھ ہی آپس کے تعلقات کی اجتماعی اصلاح [illegible] قرآن مجید [illegible] محاسبۂ نفس [illegible] ایک مومن معاشرے کے افراد ایک دوسرے کا محاسبہ بھی کر سکتے ہیں [illegible] سب ایک مومن کے فرائض میں داخل ہے۔ ایسے ہی اصلاح ذات البین [illegible] کا اجتماعی فرض ہے۔ مگر اس کے [illegible] بنیاد [illegible] کے معاملات کی اصلاح کرنے کے ساتھ [illegible] کسی مومن بھائی کے متعلق کینہ یا [illegible] رکھتا ہے لہٰذا ایسی سب کدورتوں سے دل صاف کرتا رہے۔

(۳) والذین استجابوا لربہم واقاموا الصلوٰۃ وامرہم شوریٰ بینہم ومما رزقنٰہم ینفقون "اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے حکموں کو قبول کیا، نماز قائم کی اور ان کا کام باہمی مشورے سے ہوتا ہے اور جو [illegible]" اس [illegible] آیات میں پہلے نماز کا ذکر ہے۔ اس کے بعد [illegible] باہمی مشورے [illegible] کا ذکر ہے، سورۃ شوریٰ جس کی یہ آیت ہے [illegible] مکی سورتوں [illegible] کا عام طور پر ذکر ہوتا ہے جس کا مطلب صرف یہ ہے کہ جس طرح نماز، مالی خیرات (زکوٰۃ) ہر فرد مسلم پر فرض ہے اسی طرح اپنے جماعتی کاموں کو باہمی مشورے سے چلانا فرض ہے چونکہ اجتماعی نفع و نقصان کا تعلق پورے معاشرے سے ہے لہٰذا اس کی ذمہ داری بھی پورے معاشرے کی ہے لہٰذا تمام جماعتی کام صرف باہمی مشورے سے ہی طے ہونے چاہئیں۔ تاکہ نفع و نقصان کی ذمہ داری میں سب شریک سمجھے جائیں۔ باہمی مشورے کا اصول خالص اجتماعی زندگی کا اصول ہے .... اور مرکزی اصول ہے [illegible] جماعتی [illegible] کے لیے وہ [illegible] فرض ہے اور اس کے مقابل انفرادی خود غرضی انفرادی مرکزیت مطلق طور پر لادینی عمل ہے جسے یکسر ترک کر کے تمام جماعتی کام صرف باہمی مشوروں سے طے پانا چاہیے۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب تمہارے حاکم بہترین لوگ ہوں، جب تمہارے دولت مند لوگ سخی اور بامروت لوگ ہوں اور جب تمہارا کام باہمی مشورے سے ہو تو تمہارے لیے زمین کی پشت زمین کے پیٹ سے بہتر ہے، تمہاری زندگی تمہاری موت سے بہتر ہے (حدیث) [illegible] باہمی مشورے کے اصول کو اپنایا [illegible] اپنے کام میں صحیح رہنمائی مل گئی، لہٰذا محاسبۂ نفس، اور اصلاح ذات البین کے بعد جماعت کو زندہ کرنے، اسے فعال کرنے اور صحیح لائحہ عمل کا پابند کرنے کے لیے ہر مقام پر انفرادی مرکزیتوں کو تحلیل کرتے ہوئے باہمی مشورے کے اصول کو فوراً زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔ جماعتی کاموں میں انفرادی خود غرضی، انفرادی خود مرکزیت بہت بڑا فساد ہے اور اسے فوراً ختم ہونا چاہیے۔ جماعتی کاموں میں جہاں وحی الٰہی کی رہنمائی نہ ہوتی وہاں اللہ پاک نے رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا تھا کہ صحابہؓ سے مشورہ کر لیا کرو، جب رسول اللہ ﷺ شوریٰ کے پابند تھے تو کسی دوسرے کے لیے خود رائی کی کہاں گنجائش ہے

استخارہ اپنے انفرادی معاملات میں جہاں فیصلہ کرنا مشکل ہو جائے وہاں استخارہ مسنونہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے، اللہ پاک [illegible] رہنمائی کا سامان کر دے گا۔

(۴) الدین النصیحۃ (حدیث) [illegible] خیر اندیشی کا نام ہے، مومن معاشرے کی جو حالت باہمی مشاورت سے مکمل ہوتی ہے اس کا ضامن باہمی خیر اندیشی ہے، اگر مومن معاشرے کے قلوب ایک دوسرے کی خیر اندیشی سے معمور نہ ہوں تو آپس میں سر جوڑ کر بیٹھنا (یعنی ظاہری باہمی مشاورت) بھی فساد کو ختم کرنے کے بجائے باہمی فساد کو بڑھانے کا ذریعہ بن جاتا ہے لہٰذا سر جوڑ کر بیٹھنے سے پہلے دلوں کا باہم ملنا شرط ہے۔ ہمارے دل ایک دوسرے کے خلاف ہر کدورت (بغض [illegible]) سے پاک ہونے چاہئیں۔

ربنا لا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رؤف رحیم۔ "اے ہمارے رب مومنوں کے متعلق ہمارے دلوں میں کوئی کدورت نہ رہنے دے۔"

"واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا" اللہ پاک کی اس نعمت کو یاد کرو کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اللہ نے تمہارے دلوں کو ملا دیا تو تم اللہ کے اس انعام کی بدولت باہم دشمن ہونے کے بجائے بھائی بھائی بن گئے۔ سر جوڑ کر بیٹھنے سے پہلے دلوں کو جوڑنے، انہیں کدورتوں سے پاک کر کے باہمی خیر اندیشی سے بھر دینے سے مومن معاشرہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاتا ہے مگر دلوں کا ملانا اللہ پاک کا کام ہے، اللہ پاک سے یہ تعاون حاصل کرنا دعائے مسلسل سے ممکن ہے، اس کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔"

"اللھم اصلح ذات بیننا والف بین قلوبنا واجعل فی قلوبنا الایمان والحکمۃ" اے اللہ ہمارے آپس کے معاملے درست کر، ہمارے دلوں کو ملا دے اور ان میں ایمان و حکمت کو بھر دے۔ جماعت کو پھر زندہ کرنے اور معروف عمل کرنے کے لیے مذکورہ صدر اصول بنیادی ہیں ان کے سوائے خالص دینی جماعت کا احیاء و تجدید ناممکن ہے۔ دینی سیاسی جماعتوں کی تاسیس و تنظیم کے اصول قطعاً جداگانہ نوعیت کے ہیں۔ زبانی [illegible] سازیاں، کانفرنس اور پروپیگنڈے ان کی دنیا ہے اور محض دنیاوی منفعتیں ان کی غرض و غایت ہوتی ہے۔ لہٰذا تمام برصغیر میں بسنے والے افراد جماعت اہلحدیث سے گذارش ہے کہ وہ ہر ہر مقام پر مذکورہ صدر اصولوں کی بنیاد پر باہمی تنظیم و تجدید فوراً شروع کر دیں۔ ان کی [illegible] ماہوار [illegible] اجتماعات انہیں اصولوں کی [illegible] ہوں۔

تبلیغ دین کے مدارج

(۱) کلی تنبیہ [illegible] یوم القیامۃ فردا "ہر شخص قیامت کے دن اللہ کے پاس اکیلا پہنچے گا۔" یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم "قیامت کے دن مال و اولاد کوئی نفع نہ دے گا البتہ اگر کوئی شخص پاک دل لے کر پہنچے گا۔" یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ لکل امرئ منہم یومئذ شان یغنیہ "قیامت کے دن آدمی اپنے بھائی سے، ماں باپ سے، اپنی بیوی بچوں سے بھاگے گا۔ ہر شخص کی ایسی حالت ہوگی جو دوسرے کی طرف متوجہ ہونے نہ دے گی۔" یہ ہے آخری یوم الحساب کا وہ منظر جس کے لیے ہر فرد مومن کو اسی دنیا میں تیاری کرنا ہے

اس تیاری کا پہلا قدم یہ ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم الی اللہ مرجعکم جمیعا فینبئکم بما کنتم تعملون۔

اے ایمان والو اپنے آپ کی فکر کرو اگر تم ہدایت پر ہو تو کوئی شخص گمراہ ہو گیا تو وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اللہ کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال و افعال کے نتائج سے باخبر کر دیگا۔ یہ ہے دعوت و تبلیغ کا قدم اول۔ اپنی حفاظت میں اس طرح لگی شاید باقی دنیا کو بھول جائے اس لئے کہ قیامت کے دن بالکل یہی منظر پیش آنے والا ہے وہاں کسی کو کسی دوسرے کی خبر نہ ہو گی نفسی نفسی کا عالم ہو گا۔

(۲) یا ایھا الذین اٰمنوا قوا انفسکم و اھلیکم نارا۔ اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔ اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے محفوظ کرنے کے بعد اپنے اہل و عیال کو بچانے کی ذمہ داری بھی اس نے مومنوں پر ڈال دی ہے۔ مگر اپنے متعلق اس ذمہ داری کی حیثیت یہ ہے کہ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔ جس نے ایک ذرے کے برابر نیکی کی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ایک ذرے کے برابر بدی کی وہ اسے دیکھ لے گا۔ لیکن اہل و عیال اور باقی متعلقین کے متعلق اس حساب و کتاب کی صرف یہ کیفیت ہو گی کہ اللہ پاک مومنوں سے حساب مانگے گا کیا تم نے انہیں نیکی پر قائم اور بدی سے بچانے کی کوشش کی تھی؟ یہ نہیں پوچھا جائیگا کہ انہوں نے ایسا کیوں نہیں کیا اور ایسا کیوں کیا۔ رسول اللہ صلعم نے اس دوسرے درجے کو وسیع کرتے ہوئے اہل و عیال کے علاوہ تمام ان لوگوں کو بھی اس میں شامل کر لیا ہے جو کسی مومن کے زیر اثر ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ۔ تم میں سے ہر ایک گڈریا ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کے ریوڑ کے متعلق حساب لیا جائیگا۔ اس حکم نے گڈریا وغیرہ سب لوگوں کو دوسرے دائرے میں شامل کر لیا ہے۔

(۳) وکذلک جعلنٰکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا۔ اور ہم نے ایسے ہی تمہیں راہ وسط و اعتدال پر چلنے والی امت بنا کر کائنات انسانی کے لئے مبلغ حق اور نگران بنا دیا ہے جیسے ہمارے رسول تمہارے لئے مبلغ اور نگران تھے۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔ تم بہترین امت ہو جسے کائنات انسانی کے لئے پیدا کیا گیا ہے امر بالمعروف و نہی عن المنکر تمہارا وظیفہ حیات ہے۔ چونکہ حضرت خاتم الانبیاء کی رسالت ساری کائنات انسانی کے لئے تھی اس لئے آپ اسے امت تک پہنچایا اور امت اسے دوسروں تک پہنچاتی رہے۔ آپ کے انتقال فرمانے کے بعد کلمہ حق کی تبلیغ عام اور اس کی نگرانی نیابۃ امت کا فرض قرار پایا تاکہ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے اور تاکہ پوری انسانیت ایک ہی نظام رحمت و عدل کی پابند ہو جائے اور فساد فی الارض کا سلسلہ ختم ہو۔ جب کسی ذہنی و عملی اصلاح سے نظام رحمت کا قیام ہوتا ہے اس کی حدود عدل و قسط سے گھری رہتی ہیں۔

یا ایھا الذین اٰمنوا کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط۔ اے ایمان والو قسط کی شہادت دیتے ہوئے اللہ کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ یا ایھا الذین اٰمنوا کونوا قوامین بالقسط شھداء للہ۔ اے ایمان والو اللہ کی (توحید) کی شہادت دیتے ہوئے قیام عدل کیلئے کھڑے ہو جاؤ چونکہ عدل و قسط میں لچک اور محبت کا ذہن ہوتا ہے اس کا پیمانہ سنگین ہے۔ اس میں شدت ہے اور جو رحمت میں لچک ہوتی ہے۔ لہذا مومنوں کے باہمی تعلقات کو رحماء بینھم کے زیر عنوان رکھ دیا گیا ہے اور چونکہ عدل میں شدت و تلخیت ہوتی ہے لہذا اس کو اشداء علی الکفار کے زیر عنوان رکھ دیا گیا ہے۔ مگر ظلم و زیادتی کی اس میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔

ساری کائنات انسانی کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے ذریعہ نظام عدل و رحمت میں جمع کرنا امت محمدیہ کا خصوصی فرض ہے۔ اس میں اور کوئی امت شریک نہیں ہے جیسے کہ رسالت محمدی کی خصوصیت اس کی عالمگیری ہے جس میں کوئی نبی اور رسول آپ کا سہیم و شریک نہیں ہے۔ یہ ہے تبلیغ حق کا آخری قدم۔

الدعاء ہو العبادۃ | دعا ہی عبادت ہے

بحمد اللہ آج کے ماحول میں ہجرت کی راہیں بند ہیں اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے جس نظم امت کی ضرورت ہے وہ ناپید ہے مگر ہجرت و جہاد کا داخلی پہلو آج بھی موجود ہے۔ ہجرت الی اللہ کے متعلق ایک حدیث بھی سن لیجئے۔ المھاجر من ھجر ما نھی اللہ عنہ۔ مہاجر وہ ہے جو ہر اس چیز کو چھوڑ دے جس کو اللہ پاک نے ممنوع قرار دیا ہے۔ ہجرت الی اللہ ہر صورت ہر مومن کے لئے تا قیامت محفوظ ہے اگرچہ ہجرت فی سبیل اللہ کی ساری راہیں بند ہوں۔

لا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ۔ اتباع خواہشات نفسانی کو دور کر وہ اللہ کی راہ سے ہٹا دے گا۔ ومن خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی۔ جس نے اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف کیا اور نفس کو اتباع ہوا سے روک دیا یقیناً اس نے جنت میں پناہ لی ہے۔ گویا نفسانی خواہشات کے مقابل جہاد کی راہ ہر ماحول اور ہر حالت میں کھلی رہتی ہے۔ ہجرت فی سبیل اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کے حصے کی باری سب کوشش تزکیۂ نفس و دعا و ذکر میں صرف ہونی چاہیے اس لئے کہ دعا عبادت ہے، مخ عبادت اور سلاح المومن، مومن کا ہتھیار ہے۔ جیسا کہ سنت کو زندہ کرنے اور اسے پر عمل کرنے کی تجویز اور مسلم تجویز ہذا جماعت کے تمام علماء و مدرسین اور عام افراد سے درخواست ہے کہ وہ اس تجویز کو فوراً بروئے عمل لائیں اور افراد جماعت کو سال دو سال کے اندر اس قابل کر دیں کہ ایک عالمی نوعیت کی مجلس مشاورت بلا کر امت و دین کے لئے عالمگیر طور پر لائحہ عمل طے کیا جائے۔

حق پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش

مصنفہ شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری مرحوم سوامی دیانند بانی آریہ سماج کی مشہور تصنیف ستیارتھ پرکاش کے ۱۴ ویں باب کا تحقیقی اور الزامی جواب ہے سائز [illegible] صفحات ۱۴۴ قیمت ۱۵/۴

(ملنے کا پتہ)

مکتبہ ترجمان، ۳۱۷ پریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی ۶

تحقیق الکلام فی وجوب القراۃ خلف الامام

مؤلفہ: مولانا عبد الرحمن صاحب محدث مبارکپوری۔ نہایت تحقیق و تفصیل کے ساتھ مسئلہ وجوب قراۃ فاتحہ خلف الامام کا اثبات اور مانعین کے تمام مسائل و مباحث کا شافی و کافی جواب ہے۔ قیمت ۳/۰ علاوہ محصول ڈاک۔

(مکتبہ ترجمان سے طلب فرمائیے)

مولانا آزاد کی مشہور تصانیف

مضامین الہلال۔ صفحات ۲۲۳ مجلد ۸/۵۰ علاوہ محصول ڈاک۔

تبرکات آزاد .... صفحات ۳۴۳ قیمت ۱۵/ روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

قول فیصل۔ عمدہ طباعت صفحات ۱۷۶ مجلد ۵/۰ علاوہ محصول ڈاک۔

انسانیت موت کے دروازے پر۔ [illegible] اور کئی واردات جو موت کے وقت … طباعت کاغذ سفید مجلد قیمت [illegible] محصول ڈاک۔

مکتبہ ترجمان، ۳۱۷ پریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی ۶

تجدید سیرت

از مولانا وحید الدین خاں۔ صفحات ۴۰ قیمت ۱/۰ روپے

تاریخ کا سبق

از مولانا وحید الدین خاں۔ صفحات ۴۸ قیمت ۱/۰ روپے

تعمیر ملت

از مولانا وحید الدین خاں۔ صفحات ۴۸ قیمت ۱/۰ روپے علاوہ محصول ڈاک ملنے کے پتے: (۱) مکتبہ الرسالہ جمعیۃ بلڈنگ قاسم جان اسٹریٹ دہلی (۲) مکتبہ ترجمان ۳۱۷ پریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی ۶

ترجمان میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔

موسیقی دماغ کو ناکارہ بنا دیتی ہے (خمینی)

تہران۔ ایران کے مذہبی رہنما آیۃ اللہ روح اللہ خمینی نے سفارش کی ہے کہ ریڈیو اور ٹیلیویژن پر موسیقی ممنوع کر دی جائے اور یہ ذرائع صرف تعلیمی مقاصد کے لئے استعمال کئے جائیں۔ مقدس شہر قم میں ان اداروں کے عملے سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ موسیقی نوجوانوں کے لئے افیون کی طرح ہے۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن سے نابود کر دینا چاہئے۔ آیۃ اللہ خمینی نے کہا کہ موسیقی ایک ایسا نشہ ہے جو دماغ کو ناکارہ اور معطل کر دیتا ہے چنانچہ سابق شاہ نے نوجوانوں کے ذہن کو بگاڑنے کے لئے موسیقی کا استعمال کیا تاکہ وہ انقلاب برپا نہ کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ موسیقی، سینما اور تھیٹر لوگوں کو اپنے نصب العین کی طرف دھیان دینے سے روکتے ہیں۔ بی بی سی کے نامہ نگار کے مطابق اسلامی انقلاب کے بعد سے مغربی طرز کا پوپ میوزک تو ایران کے ریڈیو سے سننے میں ہی نہیں آیا۔ البتہ مغربی کلاسیکی موسیقی کبھی کبھی سننے میں آتی ہے۔ ورنہ مذہبی گیت ہی سنائی ریڈیو اور ٹیلیویژن سے نشر کئے جاتے ہیں اور اب ان میں مزید اضافہ ہو جائیگا۔

(المنبر)

شمالی چین میں ڈیڑھ سو مسجدیں بحال؟

مذہبی سرگرمیوں کی اجازت دی جائیگی

شمالی مغربی چین کے خود مختار علاقے ننگ سیا میں ڈیڑھ سو مسجدیں جو کافی عرصے سے بند پڑی تھیں دوبارہ کھول دی جارہی ہیں۔ پیکنگ رسائل اطلاعات نیو چائنا نیوز ایجنسی نے اطلاع کے مطابق علاقے کی اسلامی ایسوسی ایشن نے گذشتہ ماہ اپنے اجلاس میں فیصلہ کیا کہ علاقے کے مسلمانوں کے مسلمہ حقوق مذہبی سرگرمیوں کی اجازت دی جائے اور مسجدوں سے مکتبے اور عبادت کرنے کی سرگرمیوں کا نہ صرف احترام کیا جائے بلکہ ان کی حفاظت کی جائے۔

ضروری تصحیح

ترجمان کے پچھلے شمارے ... میں ... ایک ... مولانا عبد الجلیل ... صاحب ... ابو الکلام ... مولانا عبد الجلیل صاحب رحمانی کا نام شائع ہو گیا۔ قارئین تصحیح فرمالیں (ابو الکلام)

وہ جو بیچتے تھے دوائے دل

۱۱ر جولائی ۱۹۷۹ء کو تعمیر حیات کے ایڈیٹر مولانا اسحٰق جلیس ندوی داغ مفارقت دے گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا اسحٰق جلیس صوبہ سرحد کے رہنے والے تھے۔ ان کے والد محترم بسلسلۂ ملازمت احمدنگر میں مقیم ہوئے، یہیں ابتدائی تعلیم حاصل کی، بچپن و عمر کا اچھا خاصا حصہ یہیں گذرا، اس لئے مہاراشٹری زبان پر قدرت حاصل ہوئی۔ ندوہ کے طرز بود و باش کا تھوڑا شائبہ بھی ہمیشہ موجود رہا۔ ۱۹۵۰ء میں دارالعلوم ندوۃ العلماء میں داخلہ لیا، فراغت کے بعد مجلس تحقیقات و نشریات اسلام سے وابستہ ہوئے۔ تھوڑے دنوں بعد احمدنگر چلے گئے اور وہاں لائبریری سائنس میں امتحان دیا۔ پونہ سے ایک ہفت روزہ بھی جاری کیا جو چند شمارے نکل کر بند ہو گیا۔ کچھ دنوں تک احمدنگر کے ایک ادارہ میں تدریسی فرائض بھی انجام دئے۔ لیکن جنون کا میدان ان کی حرکت و عمل کے لئے ناکافی ثابت ہوا، پھر ندوہ آ گئے۔ ندوہ کی لائبریری کی تنظیم جدید کی۔ تعمیر حیات کے ایڈیٹر ہوئے اور بڑی کامیابی سے تعمیر حیات کو صوری و معنوی حسن کے ساتھ نکالتے رہے۔ حلقۂ پیام انسانیت کے وہ ایک متحرک رکن تھے۔ اسی سلسلہ میں بنگلور، پنجاب، ہریانہ اور میسور وغیرہ کا سفر بھی کیا۔ میسور کے سفر سے واپس ہوئے تو علالت ان کے ساتھ تھی۔ لیکن ان کے معمولات عمل کے تو ویسے تھے اس لئے لوگوں کو اطمینان تھا کہ یکایک درد کی شدت کا حملہ ہوا۔ میڈیکل کالج لکھنؤ میں داخل ہوئے اور بیہوشی ہی کی حالت میں ۱۱ر جولائی ۱۹۷۹ء یوم چہارشنبہ کو جان جان آفریں کے حوالہ کر دی۔ سامحہ اللہ رحمۃً واسعۃً۔

یکم جنوری ۱۹۷۹ء کے تعمیر حیات کا اداریہ پیش نظر ہے۔ مولانا اسحٰق جلیس ندوی نے اداریہ میں وفات کے تحت تین محترم شخصیتوں کے انتقال پر ماتم کیا ہے یعنی عبد القادر لکھنوی مدنی جو، مولانا ناصر میاں فرنگی محلی لکھنؤ اور ڈاکٹر عابد حسین جامعہ ملیہ دہلی، کیا خبر تھی کہ یہ شمع جو دوسروں کے انتقال پر گریہ کناں ہے چند ماہ بعد خود بجھ جائیگی اور حلقۂ احباب کو اپنے پیچھے گریہ کناں چھوڑ جائے گی۔

مولانا عبد السلام قدوائی ندوی ـــــ مرحوم سے میری کئی ملاقاتیں دارالمصنفین اعظم گڑھ میں ہوئیں۔ پہلی ملاقات اس وقت ہوئی تھی جب وہ ابھی ابھی دارالمصنفین کی ذمہ داریاں سنبھالنے تشریف لائے تھے۔ پہلی ہی ملاقات میں ان کی شرافت، وضعداری اور متانت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہا۔ آپ مولانا شفیع ... ضلع رائے بریلی کے رہنے والے تھے، ندوہ اور جامعہ ملیہ میں تعلیم حاصل کی۔ رئیس احمد جعفری کے ساتھ بمبئی کے روزنامہ خلافت میں کام کرتے رہے، پھر لکھنؤ میں ادارۂ تعلیمات اسلام قائم کیا، عربی کے دس سبق، قرآن کی پہلی کتاب اور قرآن کی دوسری کتاب اسی زمانہ کی یادگار ہیں۔ جامعہ ملیہ میں شعبۂ اسلامیات کے صدر کی حیثیت سے ایک مدت تک کام کرتے رہے۔ ریٹائر ہونے کے بعد ندوہ کے معتمد تعلیمات قرار پائے۔ آخر میں دارالمصنفین کی ذمہ داریوں کا بوجھ آپ پر ڈالا گیا۔ سید صباح الدین عبد الرحمن ایم اے کی رفاقت میں ساری ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ رسالہ معارف نکالتے رہے۔ دارالمصنفین کے دوران قیام ان کی تحریر فرمائی ہوئی (۱) ہماری بادشاہی جس میں تاریخ اسلامی کو عمدہ آسان پیرایہ میں بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ (۲) ہندوستان کی کہانی جو تاریخ ہند پر مشتمل ہے۔ آپ کے مقالات اسلام و عصر جدید اور معارف اعظم گڑھ میں شائع ہوا کرتے تھے۔ مولانا مرحوم عید منانے وطن تشریف لائے تھے۔ ... کی شب میں فالج کا حملہ ہوا رات میں ۱۲ بجے کے قریب روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

(ابو الکلام احمد)

بے موقع موشگافی راہ حق سے ہٹا دیتی ہے

احکام شریعت میں رسول کی کیا حیثیت ہوتی ہے؟ بعض اختراع پسندوں کے جانب سے سننے میں آیا کہ وہ رسول کی اطاعت کو مستقل چیز قرار نہیں دیتے بقول ان کے اطاعت و عبادت مترادف الفاظ ہیں، عبادت اللہ کی ہے اس کے علاوہ کی عبادت شرک ہے اس لئے اطاعت بھی غیر کی نہیں ہو سکتی۔ یہ ایک علمی مسئلہ ہے جسے اہل علم زیادہ بہتر انداز میں جان سکتے ہیں بارگاہ عوام اس کے کما حقہ ادراک سے قاصر ہو سکتی ہے مگر یہ مسئلہ عوام تک لایا گیا اور انہیں مغالطات کے سہارے یہ سمجھانے کی کوشش کی جاتی کہ رسول کی مستقل اطاعت نہیں۔

اس موقعہ کے علمی مغالطے سے قطع نظر اتنا کہنا ہے کہ اس نوع کی ذہنیت ایک مکروہ خیال کی آئینہ دار ہے۔ اس سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک گونہ تحقیر بھی ہوتی ہے اور قرآنی نص کی مخالفت بھی۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوا۔

یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ (النساء ۵۹)

ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور امیر کی۔ اور فرمایا۔ واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول (المائدہ ۹۲) اللہ کی اطاعت کے ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا ذکر کلام الٰہی کے متعدد مقامات میں ہے۔ چند جگہوں پر فعل اطاعت (واطیعوا) کو رسول کے ساتھ دہرایا گیا ہے اس قسم کی آیات کے پیش نظر علامہ ابن قیم فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فعل اطیعوا کو مکرر لاکر یہ بتلایا ہے کہ رسول کی اطاعت بغیر اس کے بھی واجب ہے کہ آپ کے امر کو پہلے کتاب پر پیش کیا جائے بلکہ جب آپ کا کوئی حکم ہو تو اس کی اطاعت مطلقاً واجب ہے خواہ قرآن میں وہ موجود ہو یا نہ ہو (اعلام الموقعین) دراصل بہتیری آیات قرآنیہ اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس حقیقت پر دال ہیں لیکن بعض لوگ اس کے ادراک سے قاصر ہیں۔

(ابو الکلام احمد)

شاہنامہ اسلام

حفیظ صاحب جالندھری کا مشہور مجموعہ کلام جس میں اسلام کے واقعات رزمیہ نظم میں بیان کئے گئے ہیں۔ مکمل چار حصے ہیں کل مجموعی صفحات ۹۳۶ سائز ۲۰×۳۰ قیمت فی حصہ ... مکمل سیٹ کی قیمت ۲۸/ روپے علاوہ محصول ڈاک۔ مکتبہ ترجمان ۳۱۰ بریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی ۶

تبرکات آزاد

مولانا آزاد کے اسلوب نگارش کی ندرت کاری اور شخصیت کی خاص چھاپ کا حسن آپ ملاحظہ فرمانا چاہتے ہیں تو تبرکات آزاد کا مطالعہ کیجئے، ۹۰ مکاتیب کا مجموعہ ہے اس کے علاوہ ہجرت کا فتویٰ، فتنہ ارتداد اور مسلمان، مسئلہ خلافت اور جمہوریہ ترکیہ، امیر ابن سعود اور حرمین شریفین، مقابر و آثار پر عمارات، دمشق، بند ہو جزیرہ نمائے عرب اور کیا آخری منزل آگئی یہ سب مضامین مکاتیب پر مستزاد ہیں صفحات ۳۴۴ قیمت ۸ روپے (ملنے کا پتہ) مکتبہ ترجمان ۳۱۰ بریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی ۶

جماعتی خبریں

مستند حافظ کی ضرورت

ایک حافظ و قاری کی ضرورت ہے جو شعبۂ حفظ کے طلبہ کو تجوید و مخارج کے ساتھ قرآن مجید حفظ کرا سکیں۔ مستند حافظ و قاری ہونا ضروری ہے۔ وہی لوگ درخواست بھیجیں جو خالص کتاب و سنت کی تعلیم و ترویج کا جذبہ اور ذہن رکھتے ہوں، سلفی المسلک ہوں۔ درخواست کے ساتھ سند اصل یا نقل اور سابقہ تجربہ کی مدت اور سرٹیفکٹ کا آنا ضروری ہے۔ مشاہرہ معقول دیا جائے گا اور حتی الامکان دوسری لازمی سہولتیں بھی مہیا کی جائیں گی۔ تفصیلات خط و کتابت یا بالمشافہ گفتگو کے ذریعہ طے کی جا سکتی ہیں۔ درخواست مندرجہ ذیل پتہ پر دی جائے۔

(مہتمم مدرسہ رحمانیہ عربیہ پاڈی نلور، ریڈ ہلز مدراس ۵۲

انتقال پر ملال

بڑے افسوس کے ساتھ یہ خبر دے رہا ہوں کہ جناب حافظ نعمت اللہ صاحب پیش امام باگاؤں کی نزباگا ضلع بیو جید سہار کا ۲۰ ستمبر بروز جمعرات کو انتقال ہو گیا۔ خدا مرحوم موصوف کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔ ان کی عمر قریب ۵۰ سال کی تھی۔ آپ نے مدرسہ انوار احمدیہ آرہ سے تعلیم پائی تھی۔ آپ اپنی زندگی بھر دین کی خدمت کی اور پابندی وقت سے نماز پڑھاتے تھے۔ ہر سال نماز تراویح بھی پڑھایا کرتے تھے کبھی ہدیہ قبول نہ کیا۔ آپ خوشحال خاندان سابق مالگذار اکبر علی مرحوم کے چھوٹے بھائی تھے۔ شریک غم باور گوہر علی باگڑی ریٹائرڈ [illegible] گوجپور

المدرسۃ الرحمانیۃ العربیۃ پاڈی نلور مدراس ۵۲ میں طلبہ کا داخلہ

مدرسہ رحمانیہ عربیہ پاڈی نلور میں یکم ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ تک داخلہ جاری ہے۔ قرآن شریف ناظرہ اور اردو پڑھے لکھے طلبہ داخلہ کے لئے فوری رجوع ہوں۔ الحمد للہ اس مدرسہ میں درس نظامیہ کا عصری علوم کے ساتھ امتزاج ہے۔ عربی زبان و ادب اسلامی تہذیب و ثقافت پر خصوصی اہمیت دی جاتی ہے۔ طلبہ کے لئے قیام و طعام اور کتابوں کا بہترین انتظام ہے۔ غیر مستطیع طلبہ کو بغیر فیس کے ساری تعلیم دی جاتی ہے۔ خواہشمند طلبہ مندرجہ ذیل پتہ پر فوراً رجوع ہوں۔

پتہ

بانی مدرسہ ۵۵ ، [illegible] اسٹریٹ پلیاس توپ مدراس ۱۲ یا
مہتمم مدرسہ رحمانیہ عربیہ پاڈی نلور ریڈ ہلز مدراس ۵۲

شہر وساکھا پٹنم (آندھرا) میں تحریک "اہلحدیث اکیڈمی" کا قیام

آپ حضرات یہ جان کر خوش ہوں گے کہ گذشتہ سال یعنی جنوری ۱۹۷۸ء میں بیادگار مناظر اسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری ایک تبلیغی ادارہ بنام "تحریک اہل حدیث اکیڈمی" قائم کیا گیا ہے۔ اکیڈمی کے اہم مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی ہے کہ مولانا امرتسری مرحوم کے رسائل طبع فرما کر غیر اہلحدیث احباب میں مفت تقسیم کیا جائے۔ چنانچہ اس نیک مقصد کے تحت مولانا امرتسری و دیگر علماء اہل حدیث کے رسائل جیسے "مقدس رسول"، "اسلام اور مسیحیت"، "حق پرکاش"، "اہلحدیث کا مذہب"، "بدعات کا شرعی آپریشن"، "خطاب بہ مودودی" وغیرہ رسائل کو بدعتی حلقوں میں اور بریلوی اہل علم و علماء میں تحفۃً پیش کی جا رہی ہیں۔ اس سے جہاں مولانا امرتسری کی ذات گرامی کا اچھا تعارف ہو رہا ہے وہاں مسلک اہلحدیث کی بھی خلوص اشاعت ہو رہی ہے۔ ایک دار المطالعہ بنام "مولانا ثناء اللہ امرتسری دارالمطالعہ" کے قیام کا بھی پروگرام ہے۔ اس مفید پروگراموں کو باقاعدہ روبہ عمل لانے کے لئے آپ تمام برادران اہلحدیث سے دامے درمے سخنے تعاون کی درخواست ہے۔ رقوم بنام محمد لقمان معتمد تحریک اہلحدیث اکیڈمی، [illegible] نمبر، اسٹریٹ وساکھا پٹنم روانہ کر سکتے ہیں۔ الداعی الی الخیر: محمد لقمان معتمد تحریک اہل حدیث اکیڈمی۔

جامع اہلحدیث جموں (جموں و کشمیر)

سنہ ۱۹۴۷ء کی شہر آشوبی کے بعد جامع اہلحدیث جموں (جموں کشمیر) میں اوقاف اسلامیہ کا اسکول رہا۔ بعض حساس اور درد دل رکھنے والے مخلص اخوان کی مسلسل اور لگاتار کوششوں کے بعد اس سال جامع اہل حدیث شہر جموں کا قبضہ الحمد للہ اوقاف کی طرف سے دیا گیا ہے۔ مسجد ہذا کو از سر نو آباد کرنے کے لئے اس کی مرمت، صفائی، بجلی، پانی کی بہم رسانی وغیرہ ضروریات بڑی اہم اور مقدم ہیں۔ اس سلسلہ میں کوشش جاری ہے۔ خدا کرے کہ جلد ہی مسجد ہذا میں نماز پنجگانہ و جمعہ کا انتظام ہو جائے۔ اخوان توحید مرکزیت نہ ہونے کی وجہ سے بکھرے ہوئے ہیں۔ مرکزی مسجد کی آبادی سے دوبارہ شیرازہ بندی ہو جائے گی۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ جموں میں ملت اسلامیہ کی حالت نہایت زبوں ہے اور افراد ملت کار خیر میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اخوان توحید اور بھی زیادہ کمزور ہیں۔ اس لئے جمعیت مرکزی و جمعیت جموں کشمیر، دوسری تنظیموں اور ارباب خیر کو اس کار خیر میں تعاون [illegible] کی سعی و جہد اور دعا کے لئے اپیل کی جاتی ہے۔

محمد اسلم سلفی۔ جامع اہلحدیث، ۳۱/۴۹ محلہ جنکا تیاں [illegible] (جموں کشمیر)

محمد یعقوب تم کہاں ہو؟

ڈاکٹر محمد یعقوب خاں ولد اسلام پہلوان قصبہ شیرگڑھ ضلع بریلی یوپی کے رہنے والے ہیں تقریباً پانچ ماہ سے غائب ہیں۔ وہ مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ لینے اور تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے سعودی عرب جانا چاہتے تھے اور اسی مقصد سے گھر سے نکلے مگر آج تک ان کا کوئی سراغ نہیں لگ سکا کہ وہ سعودی عرب پہنچ گئے یا کہاں ہیں؟ ان کے اہل خانہ بے حد تشویش میں ہیں جن حضرات کو ان کے بارے میں کچھ معلوم ہو جائے مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

منشی عبد الصمد مدرس مدرسہ اسلامیہ ڈاک خانہ شیرگڑھ ضلع بریلی یوپی۔

نبض عالم

یورپ میں مسلمانوں کی تعداد

حالیہ اعداد و شمار کے مطابق یورپ میں مسلمانوں کی تعداد دو کروڑ ۵۰ لاکھ ہے اس سلسلہ میں جو تفصیلات دی گئی ہیں حسب ذیل ہیں۔

روس	۱۱٫۵ ملین
مشرقی یورپ	۷٫۵ ملین
مغربی یورپ	۶ ملین

(نوٹ: ملین = دس لاکھ)

مندرجہ ذیل ممالک میں مسلمانوں کی تعداد یوں ہے۔

فرانس	۱۹ لاکھ
بلجیک	۳ لاکھ ۵۰ ہزار
مغربی جرمنی	۱۵ لاکھ
اسکنڈے نیویا	۲ ؍؍
اسپین	۲۵ ہزار

مذکورہ بالا اعداد کی روشنی میں مسلمان یورپ کی سب سے بڑی اقلیت ہیں اور مذاہب کے پیروکاروں کے اعتبار سے اسلام کا دوسرا درجہ ہے۔

تہران

ایران کے معزول حکمران رضا شاہ پہلوی کے والد علی رضا ان کے بھائی اور ایک سابق وزیر اعظم حسن علی منصور وغیرہ کی قبروں پر لگے ہوئے بڑے بڑے پتھر اکھاڑ دیئے گئے۔ رضا پہلوی کی قبر پر لگا ہوا مقبرہ [illegible] کے لئے کرین کا سہارا لینا پڑا جسے سرکاری حکم کے تحت ڈھایا گیا ہے۔ علامہ خمینی نے اس سلسلے میں فتویٰ دیا ہے۔ اسلام قبروں پر عمارت کے لئے قیمتی پتھر لگانے اور انہیں بلند کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ قبر سیدھی ہونی چاہئے اور اگر پتھر لگائے جائیں تو وہ بھی قبر کی اصل اونچائی سے بلند نہ ہونے چاہئیں۔

افغانستان

افغانستان کے [illegible] نامی گاؤں میں روسی زجیوں نے اس وقت حملہ کر دیا جب چند علماء لوگوں کو وعظ کر رہے تھے۔ مجاہدین کے جوابی حملے کے نتیجے میں گھمسان کی جنگ ہوئی جس میں سرکاری فوج نے طیارے، ہیلی کاپٹر، ٹینک وغیرہ استعمال کئے۔ آبادی پر راکٹ برسائے۔ مجاہدین نے خونریز جنگ کے بعد نتیجہ جہاد ایرانی اور [illegible] کے بڑے علاقہ پر اپنا تسلط جما دیا۔ کمانڈر گرفتار اور ۴۰ فوجیوں کو ہلاک کیا۔ کمیونسٹوں کے چار طیارے ایک ہیلی کاپٹر ایک ٹینک کو تباہ و برباد کر دیا بے شمار فوجی ساز و سامان مجاہدین کے ہاتھ لگے مجاہدین میں چھ شہید اور ایک گرفتار ہوا۔

مصر!

مصر و امریکہ کے درمیان ایک معاہدہ [illegible] کے نتیجہ میں امریکہ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ۳۵ فینٹم لڑاکا طیارے مصر کو دے گا۔ اس معاہدہ کے تحت ۵ فینٹم طیارے مصر کو حاصل ہو گئے ہیں بقیہ عنقریب جلد مصر کو پہنچنے والے ہیں۔

یاد رہے فینٹم امریکہ کے بہترین کامیاب لڑاکا طیارے ہیں۔

یہ طیارے بڑی تعداد میں پہلے سے اسرائیل کے پاس موجود ہیں۔

D (D) 712

FORTNIGHTLY TARJUMAN

317, PRESS STREET, SADAR BAZAR, DELHI-110006

توحید سے تثلیت تک

موجودہ مسیحی مذہب یا اناجیل اربعہ اور تین خداؤں کے عقیدے کا تجزیہ کیا گیا ہے
عیسائیوں کے اسلام پر اعتراضات مثلاً قرآن منزل من اللہ نہیں ہے۔ زمانہ جاہلیت کے
افکار و اعمال سے ماخوذ ہے اور مذہب اسلام جدید مذہب ہے کوئی قدیم مذہب نہیں
وغیرہ اسی قسم کے دیگر اعتراضات کے جواب سلیس اردو اور دلنشین پیرائے میں دیئے گئے
ہیں۔ مؤلفہ ایس ایم شریف قریشی بی اے۔ قیمت ۵/۱ علاوہ محصول ڈاک
مکتبہ ترجمان سے طلب فرمایئے

لکھنؤ کے
مشہور عطریات

- زعفرانی
- حنا
- عطر شمامۃ العنبر

عبد الحفیظ محمد یوسف تاجر عطر

یوسف بلڈنگ، پہلا مالہ، نادان محل روڈ لکھنؤ

عصری اسلوب میں اسلامی لٹریچر

مولانا وحید الدین خاں کے قلم سے

- دین کیا ہے۔ صفحات ۴۳ قیمت ۱/۵۰ ● تجدید دین صفحات ۴۰ قیمت ۲/۰
- تعمیر ملت صفحات ۴۰ قیمت ۲/۰ ● اسلام دین فطرت صفحات ۴۰ قیمت ۲/
- قرآن کا مطلوب انسان صفحات ۸۰ قیمت ۲/۵۰ ● ظہور اسلام صفحات ۲۰۰ قیمت ۱۲/ ● اسلامی دعوت صفحات ۴۰ قیمت ۲/ ● زلزلۂ قیامت صفحات ۴۰ قیمت ۲/ ● تاریخ کا سبق صفحات ۴۰ قیمت ۲/ ● عقلیات اسلام صفحات ۴۰ قیمت ۲/ ● مذہب اور سائنس صفحات ۴۰ قیمت ۲/

ملنے کا پتہ:

- مکتبہ الرسالہ جمعیۃ بلڈنگ قاسم جان اسٹریٹ دہلی
- مکتبہ ترجمان ۴۰۵ گلی نل والی اردو بازار جامع مسجد دہلی

شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب

تالیف محی الدین احمد حیدر آبادی شیخ الاسلام کے مستند حالات زندگی
انکی دعوت و تبلیغ، مخالفت کے اسباب دلنشین انداز میں بیان کئے گئے ہیں سائز
۳۰ × ۲۰ صفحات ۷۶ عمدہ طباعت و کتابت دیدہ زیب قیمت ۵/ علاوہ محصول
مکتبہ ترجمان ۳۱۷ پریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی نمبر ۶ سے طلب فرمائیں۔

کتاب الجنائز

از حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب محدث مبارکپوری رحمہ اللہ
اس کتاب میں جنائز کے متعلق تمام وہ ضروری احکام و مسائل جمع کئے گئے ہیں جو احادیث سے
ثابت ہیں جسے پڑھ کر ہر مسلمان اپنے متعلق کی تجہیز و تکفین سنت کے مطابق کر سکتا ہے قیمت ۴/ علاوہ محصول
(۱) رضوان بکڈپو مبارکپور ضلع اعظم گڑھ۔ مکتبہ عثمانیہ، مالی پورہ مبارک پور اعظم گڑھ (یو۔پی)

حج مسنون

حج کے تمام ارکان اور ان کی حکمتیں
حج و دعاؤں کا مجموعہ اگر آپ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے طریقے پر حج کرنا چاہتے ہیں
تو اس کتاب کو ضرور ساتھ رکھیں۔ جیبی
سائز صفحات ۴۴ قیمت ۲/۵۰
علاوہ محصول ڈاک۔
مکتبہ ترجمان سے طلب کیجئے۔

دعوتِ حق

مامون الرشید کے دربار میں مناظرہ خلق
قرآن کی روئیداد۔ از مولانا ابو الکلام آزاد ۲/
(مکتبہ ترجمان سے طلب فرمایئے)

مسلمان بیوی

گھریلو زندگی کو خوشگوار بنانے والی باتیں قیمت ۲/۵۰
علاوہ محصول، مکتبہ ترجمان سے طلب کیجئے

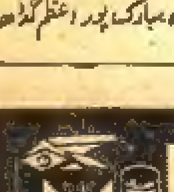

تیل

ہر قسم کے جسمانی درد، چوٹ، ورم، موچ
کے لئے بہترین مالش
اور علاج ہے۔